ایمانیات، عبادات، سیرت، اذکار، دعاؤں، سنتوں اور آداب پر مشتمل
اِسلامیات
تیسری جماعت کے لیے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
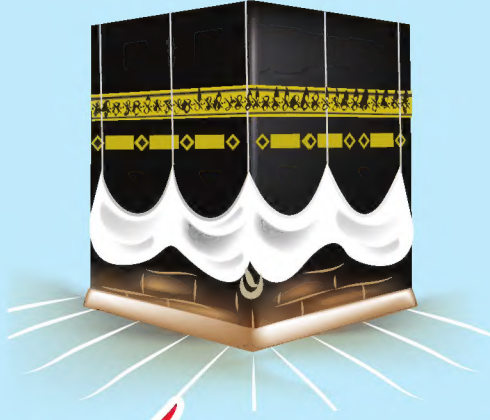
کتاب پڑھنے کی دُعا

کتاب پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔

اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجیے۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما، اے عظمت اور بزرگی والے۔ (مستطرف، ج ۱، ص ۴۰، دار الفکر بیروت)

ایمانیات، عبادات، سیرت، اذکار، دعاؤں، سنتوں اور آداب پر مشتمل
اسلامیات
تیسری جماعت کے لیے
نام ____________
ولدیت ____________ فون ____________
کلاس ____________ سیکشن ____________
رول نمبر ____________ اسکول ____________
شعبۂ اسلامیات
دار المدینہ انٹرنیشنل یونیورسٹی پریس

پبلشر

دارالمدینہ انٹرنیشنل یونیورسٹی پریس

تیسری اشاعت: ۲۰۲۰

تیاری و پیش کش

شعبۂ اسلامیات

دارالمدینہ انٹرنیشنل یونیورسٹی پریس

ای میل: curriculum@darulmadinah.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "اسلامیات (تیسری کلاس کے لیے)" مطبوعہ دارالمدینہ انٹرنیشنل یونیورسٹی پریس پر مجلس تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات اور فقہی مسائل وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مجلس تفتیش کتب و رسائل دارالمدینہ انٹرنیشنل یونیورسٹی پریس

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل

تاریخ: ۲۹ مارچ ۲۰۱۶

مزید معلومات اور آن لائن کتب کی خریداری کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کیجیے۔

www.dmiup.com

پیش لفظ

علم دین سیکھنے کی بدولت انسان کو وہ نور حاصل ہوتا ہے جو اسے کفر و شرک اور جہالت و گمراہی کے اندھیروں سے نکالتا اور جینے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔ فی زمانہ اسکول، کالج اور یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل اسلامیات کی کتاب کی تدریس کو ہی اسلامی تربیت کے لیے کافی سمجھ لیا جاتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ تربیت کا آغاز بچے کی کس عمر سے اور کس علم سے ہونا چاہیے اس حوالے سے اہلِ فن کی آراء اگرچہ مختلف ہو سکتی ہیں، البتہ اسلام میں تربیت کا آغاز پیدائش کے فوراً بعد بچے کے کان میں اذان دے کر کیا جاتا ہے، گویا ابتدا ہی سے بچے کو اسلام کے بنیادی عقائد مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت، نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت اور نماز کے بارے میں آگاہی دے دی جاتی ہے۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ مختلف انداز سے تربیت کا یہ سلسلہ آگے بڑھتا ہے۔

یوں تو ہر مسلمان کے لیے عبادات واخلاقیات اور اپنی ضروریات کے مسائل سے آگاہ ہونا اور عملاً ان سے آراستہ ہونا ضروری ہے۔ لیکن بچّوں کو باعمل مسلمان بنانے کے لیے بالخصوص ہمیں جُہدِ مسلسل کرنا ہوگی۔ اُمّتِ مسلمہ کے نونہالوں کی اس دینی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے دارالمدینہ انٹرنیشنل یونیورسٹی پریس میں علمائے کرام اور ماہرین کی زیرِ نگرانی دیگر مضامین کے علاوہ اسلامیات کی درسی کتب کی تیاری کا سلسلہ جاری ہے۔

اسلامیات کی یہ سیریز پرائمری کلاسز کے بچّوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اس سے قبل پری پرائمری کلاسز کے تین حصّے نیز پہلی اور دوسری کلاس کی کتب شائع ہو کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہیں۔ یہ سیریز تیار کرتے وقت بچّوں کی عمر اور دینی ضرورت کے مطابق موضوعات و مضامین کو مختلف ابواب میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

پہلے باب کو مختلف قرآنی سورتوں، دُعاؤں، اور نماز کے اذکار سے مزین کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، آسمانی کتابوں، جنت و دوزخ اور فرشتوں پر ایمان وغیرہ عقائد کو احسن انداز میں پیش کیا گیا ہے تاکہ بچّے صحیح اسلامی عقائد سے آشنا ہو کر بدمذہبی اور گمراہی سے محفوظ رہ سکیں۔ تیسرے باب میں عبادات کے مسائل و احکام سکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ چوتھے باب میں مختصر اور جامع انداز میں حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت کے چند گوشوں پر روشنی ڈالی گئی ہے تاکہ بچّے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیبہ سے آشنا ہو سکیں۔ پانچویں باب میں اخلاق و آداب کو عام فہم انداز میں شامل کیا گیا ہے تاکہ بچّے اپنی زندگی کو اُس کے سانچے میں ڈھال سکیں۔ جبکہ چھٹے باب میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور مشاہیر اسلام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی مُبارک زندگیوں کے مختصر احوال شاملِ نصاب کیے گئے ہیں۔

اسلامیات کی موجودہ سیریز میں درج ذیل اُمور خاص اہمیت کے حامل ہیں:

- بچّوں کی ذہنی استعداد کے مطابق آسان اور عام فہم انداز میں اسباق لکھے گئے ہیں۔
- قرآنی آیات اور منتخب سورتوں کا ترجمہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا مفتی ابو صالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی کے آسان اُردو ترجمے "کنزالعرفان" سے لیا گیا ہے۔
- تمام احادیث و روایات مستند کتب سے لی گئی ہیں۔
- بہتر نتائج کے حصول کے لیے سبق کے آغاز میں مقاصد لکھ دیے گئے ہیں تاکہ اساتذہ اور بچّے اہم باتوں پر توجہ مرکوز رکھ سکیں۔
- سبق کے آخر میں رہنمائے اساتذہ کا بھی اہتمام کیا گیا ہے تاکہ اساتذۂ کرام ان سے استفادہ کرتے ہوئے بچّوں کی بہترین تربیت کر سکیں۔
- مشقیں دلچسپ اور معیاری بنائی گئی ہیں نیز ایسی سرگرمیوں کو بھی شامل کیا گیا ہے جو بچّوں کی طلب علم میں اضافے کا سبب بنیں گی۔

حُسنِ نیت کے ساتھ کی جانے والی کوششوں کے باوجود اغلاط سے پاک ہونے کا دعویٰ نہیں کیا جاسکتا۔ والدین، اساتذۂ کرام اور دیگر قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب کے بارے میں مفید مشوروں سے ضرور نوازیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا ہے کہ وہ اس کتاب کو بچّوں کے لیے بالخصوص اور دیگر قارئین کے لیے بالعموم اسلامی تعلیمات حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبۂ اسلامیات

دارالمدینہ انٹرنیشنل یونیورسٹی پریس

فہرست

باب اوّل
حفظ و ترجمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾
وَ مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۙ﴿۴﴾
وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿٪۵﴾

سرگرمی

سُوۡرَۃُ الۡفَلَق یاد کر کے سنائیے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سُوۡرَۃُ الۡفَلَق مدینہ مُنوّرہ میں نازِل ہوئی۔

رہنمائے اساتذہ

طلبہ /طالبات کوسُوۡرَۃُ الۡفَلَق دُرست تلفّظ کے ساتھ یاد کروائیے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾
اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۙ الۡخَنَّاسِ ۖ﴿۴﴾
الَّذِىۡ يُوَسۡوِسُ فِىۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ﴿۵﴾
مِنَ الۡجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رات کو سونے سے قبل سُوۡرَۃُ الۡفَلَق اور سُوۡرَۃُ النَّاس پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرتے اور بدن پر پھیر لیا کرتے تھے۔

سرگرمی

سُوۡرَۃُ النَّاس یاد کر کے سنائیے۔

رہنمائے اساتذہ

۱. طلبہ/طالبات کو سُوۡرَۃُ النَّاس دُرست تلفّظ کے ساتھ یاد کروائیے۔
۲. طلبہ/طالبات کو بتائیے آیاتِ قرآنی کے دم میں شفا ہے۔
۳. طلبہ/طالبات کو رات سونے سے پہلے سُوۡرَۃُ الۡفَلَق اور سُوۡرَۃُ النَّاس پڑھ کر دم کرنے کا ذہن دیجیے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالۡعَصۡرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِىۡ خُسۡرٍ ۙ﴿۲﴾

زمانے کی قسم ○ بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے ○

اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

مگر وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے ○

وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَـقِّ ۙ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ﴿۳﴾

اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی ○

یاد رکھنے کی باتیں

- وہ شخص نُقصان میں ہے، جو اپنی زندگی فُضول کاموں میں ضائع کرتا ہے۔
- کامیاب لوگوں کی چار صفات ہیں:

پہلی صفت	اللہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے رسُولوں اور آخرت پر ایمان لانا۔
دوسری صفت	نیک اعمال کرنا۔
تیسری صفت	دوسروں کو نیکی کی دعوت دینا۔
چوتھی صفت	مصیبتوں پر صبر کرنا۔

سرگرمی

سُوْرَۃُ الْعَصْر اور اس کا ترجمہ یاد کیجیے۔

ذرا سوچیے

کیا آپ اپنی آخرت کی بہتری کے لیے نیکیاں کرتے اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دیتے ہیں

رہنمائے اساتذہ

① طلبہ/طالبات کو سُوْرَۃُ الْعَصْر مع ترجمہ دُرست تلفظ کے ساتھ یاد کروائیے۔

② طلبہ/طالبات کو سُوْرَۃُ الْعَصْر میں بیان کردہ کامیاب لوگوں کی چار صفات بتا کر نیک اعمال کرنے کا جذبہ پیدا کیجیے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْۢبٍ اَذْنَبْتُهٗ

عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

مِنَ الذَّنْۢبِ الَّذِيْٓ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْۢبِ

الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ

وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ ؕ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

سرگرمی

پانچواں کلمہ زبانی سنائیے۔

ذرا سوچیے

کیا آپ گناہ کا کام ہو جانے کی صورت میں شرمندہ ہو کر فوراً توبہ کرتے ہیں

رہنمائے اساتذہ

١. طلبہ/طالبات کو پانچواں کلمہ یاد کروائیے۔
٢. طلبہ/طالبات کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہوئے گناہوں سے بچنے کا ذہن دیجیے۔
٣. طلبہ/طالبات کو سچّی توبہ کرنے کا طریقہ سمجھاتے ہوئے بتائیے کہ خدانخواستہ گناہ سرزد ہو جائے، تو ہمیں اس پر شرمندہ ہوتے ہوئے آئندہ وہ کام نہ کرنے کا پکا ارادہ کرنا چاہیے۔ ساتھ ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے معافی بھی مانگنی چاہیے۔

دعائے ماثورہ

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ

وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

(پارہ 13، سورۂ ابراہیم، آیت 40-41)

سرگرمی

دعائے ماثورہ زبانی یاد کیجیے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

یہ دُعا حضرت سیّدُنا ابراہیم علیہِ السّلام نے مانگی تھی۔

رہنمائے اساتذہ

① طلبہ / طالبات کو دعائے ماثورہ درست تلفّظ کے ساتھ یاد کروائیے۔

② طلبہ / طالبات کو بتائیے کہ نماز میں دُرود شریف کے بعد یہ دُعا بھی پڑھی جاتی ہے۔

باب دوم
ایمانیات

تدریسی مقصد

- اللہ عَزَّوَجَلَّ کی صِفات کے بارے میں آگاہی فراہم کرنا۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم مُسلمان ہیں اور مُسلمان کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات و صفات کے بارے میں جاننا اور اُن پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کا خالق ہے۔ زمین و آسمان، سُورج، چاند اور ستارے اُسی نے پیدا کیے ہیں۔ بُلند و بالا پہاڑ، بہتے دریا اور گہرے سمندر اُسی نے بنائے ہیں۔ انسان و حیوان اور چرند و پرند کو پیدا کرنے والا بھی وہی اکیلا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی خالق نہیں، ہم سب اُس کی مخلوق ہیں۔

طرح طرح کے پھل، سبزیاں اور اناج اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پیدا کردہ نعمتیں ہیں۔ جنھیں انسان و حیوان غذا کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ چھوٹے بڑے تمام جاندار سب اُسی کا دیا ہوا رزق کھاتے ہیں، وہی سب کی پرورش کرتا ہے۔
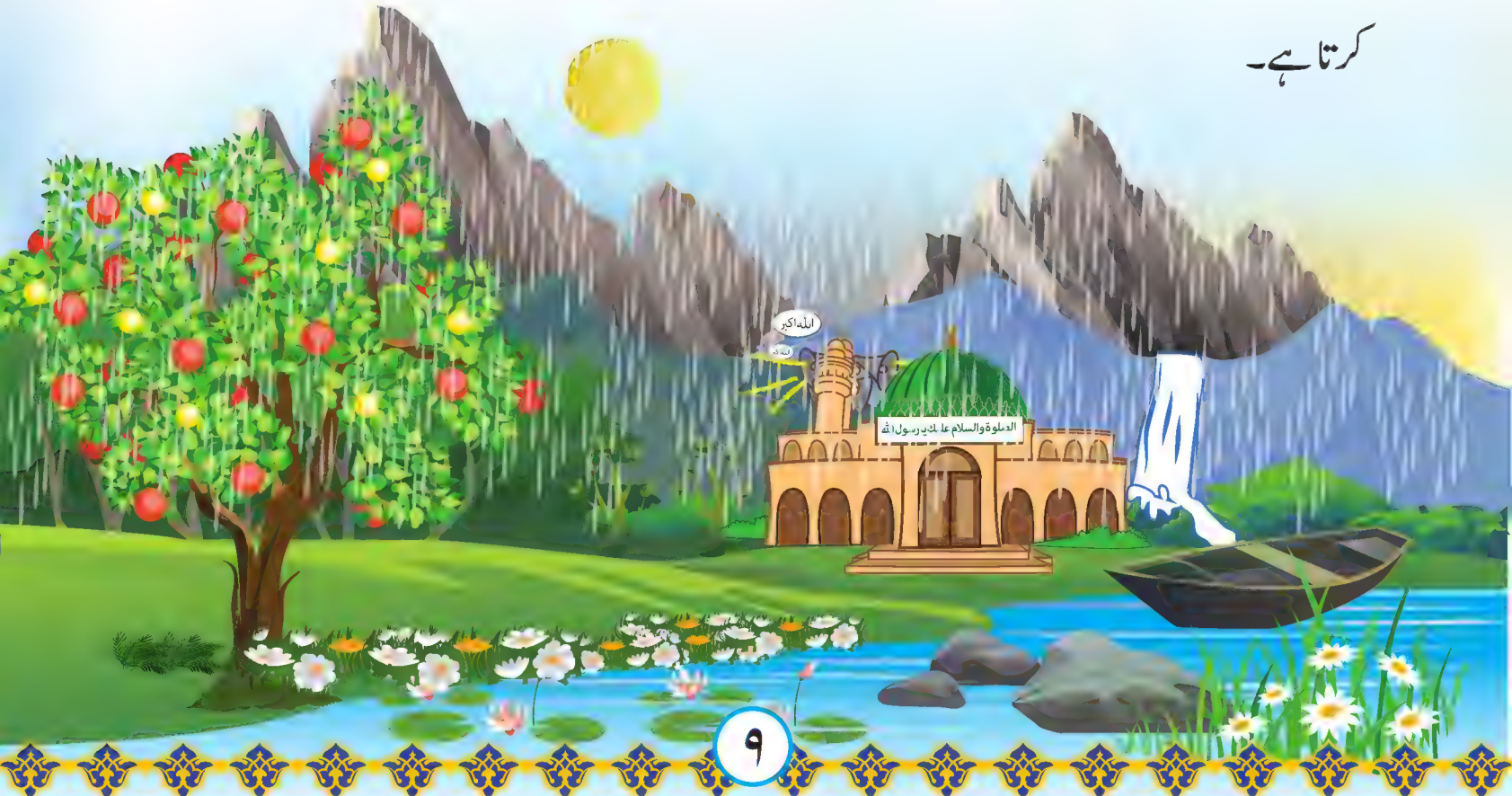
اللہ عَزَّوَجَلَّ ساری کائنات کا مالک ہے۔ سُورج اور چاند اُسی کے حُکم سے چل رہے ہیں۔ ہواؤں کا چلنا اور بارش کا برسنا، اُسی کے حُکم سے ہوتا ہے، دِن اور رات کا آنا جانا اور موسموں کا بدلنا بھی اُسی کے حُکم سے ہوتا ہے۔ اُس کی مرضی کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ کائنات کا ایک ذرّہ بھی اُس کے حُکم کے بغیر حرکت نہیں کر سکتا۔ وہ بے نیاز ہے، وہ کسی کام اور کسی بات کے لیے دوسرے کا محتاج نہیں، بلکہ ہم سب اُس کے محتاج ہیں۔

دُنیا میں ہم جو کچھ کرتے ہیں، ہر کام کی اُسے خبر ہے۔ وہ سب کچھ دیکھتا اور سُنتا ہے۔ کوئی چیز اندھیرے میں ہو یا روشنی میں، اُس کی نظروں میں ہے۔ ہماری بات چیت، ہمارے خیالات اور ارادوں سے بھی وہ باخبر ہے۔ اِس کے علم کی کوئی حد نہیں ہے۔

تمام چیزیں اُسی کے اختیار میں ہیں وہ جسے چاہتا ہے زندگی عطا فرماتا ہے، جسے چاہتا ہے موت دے دیتا ہے۔ قیامت کے دن بھی وہی سب کو دوبارہ اُٹھائے گا۔ ہمارے گُناہ بخشنے والا اور توبہ قبول فرمانے والا بھی وہی ہے جنّت اور دوزخ اُسی کے قبضے میں ہیں۔ وہی قیامت کے دن کافروں کو دوزخ اور مسلمانوں کو جنّت عطا فرمائے گا۔ ہم سب اس کے عاجز بندے ہیں، تمام تر خوبیوں کا وہی مالک ہے۔ ذَات و صِفات میں کوئی بھی اس جیسا نہیں ہے، جو شخص کسی دوسرے کو کسی بھی صفت میں اس جیسا مانے، وہ کافر ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بہت سے صِفاتی نام ہیں، جو اُس کی طاقت و قدرت کو ظاہر کرتے ہیں۔اِن صفاتی ناموں کو اسماءُ الحُسنٰی کہتے ہیں۔چند اسماءُ الحُسنٰی یہ ہیں:

اَلرَّحْمٰنُ	بڑا مہربان
اَلرَّحِیْمُ	نہایت رحم والا
اَلْقَادِرُ	قُدرت والا
اَلرَّزَّاقُ	رِزق دینے والا
اَلصَّمَدُ	بے نیاز/جو کسی کا محتاج نہ ہو
اَلسَّمِیْعُ	خُوب سننے والا
اَلْبَصِیْرُ	خُوب دیکھنے والا
اَلْعَلِیْمُ	سب کچھ جاننے والا
اَلْمُحْیِ	زِندہ کرنے والا
اَلْمُمِیْتُ	مارنے والا

یاد رکھنے کی باتیں

- اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی خالق نہیں، ہم سب اُس کی مخلوق ہیں۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ہمارے ہر کام کی خبر ہے، وہ سب کچھ دیکھتا اور سُنتا ہے۔
- تمام چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اختیار میں ہیں۔
- سب اُسی کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ ساری کائنات کا مالک ہے، وہی کائنات کا نظام چلا رہا ہے۔

رہنمائے اساتذہ

① طلبہ/طالبات کو اسماءُ الحُسنٰی یاد کروایئے نیز اُن کے معانی کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی صِفات سے رُوشناس کیجیے۔

② طلبہ/طالبات کو بتایئے کہ نظامِ کائنات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے چل رہا ہے۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سُوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ کائنات کی ہر چیز کس کے حُکم سے چل رہی ہے؟

ب ۔ کائنات کا مالک کون ہے؟

ج ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پانچ صِفاتی نام تحریر کیجیے۔

د ۔ قیامت کے دِن جنّت اور دوزخ کا حقدار کون ہو گا؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

حُکم | اللہ عَزَّوَجَلَّ | اسماءُ الحُسنیٰ | توبہ | زندگی

الف۔ یہ ساری کائنات ________ نے بنائی ہے۔

ب ۔ دِن اور رات اُسی کے ________ سے بدلتے ہیں۔

ج ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے چاہتا ہے ________ عطا فرماتا ہے، جسے چاہتا ہے موت دے دیتا ہے۔

د ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے گُناہ بخشنے والا اور ________ قبول فرمانے والا ہے۔

ہ ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے صِفاتی ناموں کو ________ کہتے ہیں۔

سرگرمی

سبق میں موجود اسماءُ الحُسنیٰ کا خوبصورت
چارٹ بنا کر اپنی کلاس میں لگائیے۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت

- پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت اُجاگر کرنا۔
- پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبّت کا انداز بتانا۔

رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت ایمان کی نِشانی ہے۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ''تم میں سے کوئی اُس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ میں اُس کے نزدیک اُس کے (ماں) باپ، اُس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں''۔

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بہت زیادہ محبّت فرمایا کرتے تھے۔ کسی نے حضرت سیّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے سُوال کیا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کتنی محبّت ہے؟ تو آپ کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''خُدا کی قسم! حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے مال، ہماری اولاد، ہمارے باپ، ہماری ماں اور سخت پیاس کے وقت پانی سے بھی بڑھ کر ہمارے نزدیک محبوب ہیں''۔ ہر مُسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ سارے جہان سے بڑھ کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبّت رکھے۔

اپنے دل میں رسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت بڑھانے کے لیے اِن باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے:

- پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کثرت کے ساتھ دُرود و سلام پڑھنا۔
- پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات پر عمل کرنا۔
- آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کثرت سے ذکر کرنا اور جس مقام پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذکر ہو مثلاً اجتماعِ میلاد وغیرہ وہاں محبّت اور شوق کے ساتھ حاضر ہونا۔
- اپنے تمام کام پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّت کے مُطابق انجام دینا۔
- آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُوئے مُبارک، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نعلین شریفین، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ مُبارکہ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کا ادب کرنا۔
- آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، اہلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اُمّہات المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کا ادب و احترام کرنا۔
- آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کرنے والوں کے ساتھ محبّت کرنا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دُشمنوں سے نفرت کرنا۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ جس کو جو ملا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے سے ملا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبّت خُدا کی محبت ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت خُدا کی اطاعت ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی اُمّت سے بہت زیادہ پیار فرماتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کریں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّت کے پابند بنیں۔

رہنمائے اساتذہ

١. طلبہ / طالبات کو بتائیے کہ ایمان مضبوط کرنے کے لیے نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کرنا بہت ضروری ہے۔
٢. طلبہ / طالبات کو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبّت کے انداز و واقعات بتا کر اُن کے دلوں میں محبّت رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پیدا کرنے کی کوشش کیجیے۔

الفاظ	محبوب	نسبت
معانی	پیارا	تعلّق

یاد رکھنے کی باتیں

- پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبّت کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔
- تمام چیزوں سے بڑھ کر پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت رکھنا ضروری ہے۔
- صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت محبّت فرمایا کرتے تھے۔
- آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبّت دل میں بڑھانے کے لیے اِن باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے:
  - پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کثرت کے ساتھ دُرود و سلام پڑھنا۔
  - آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات پر عمل کرنا۔
  - آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنتّوں کے مُطابق زندگی گزارنا۔
  - کثرت سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذکر کرنا۔
  - آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کی تعظیم کرنا۔
  - آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کرنے والوں کے ساتھ محبت کرنا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دُشمنوں سے نفرت کرنا۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ ایمان کی نشانی کیا ہے؟

ب ۔ محبّت رسول کے حوالے سے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

ج ۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبّت دل میں بڑھانے کے لیے کن باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے؟

د ۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کے بارے میں حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے کیا اِرشاد فرمایا؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

سنّت	اُمّت	افضل واعلیٰ	بہت زیادہ	محبّت

الف۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ________ محبّت کرتے تھے۔

ب ۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سب سے ________ ہیں۔

ج ۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ________ خُدا کی محبّت ہے۔

د ۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی ________ سے بہت زیادہ محبّت فرماتے ہیں۔

ہ ۔ ہمیں چاہیے ہم آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ________ کے پابند بنیں۔

تدریسی مقاصد

- جنّت اور دوزخ کے بارے میں بُنیادی معلومات فراہم کرنا۔
- اچھے اور بُرے کام کے انجام کے بارے میں بتانا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایمان والوں کے لیے ایک خوبصورت مکان بنایا ہے، اُس خوبصورت مکان کو جنّت کہتے ہیں۔ جنّت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے شمار نعمتیں ہیں، اُس کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہیں۔ ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی۔ جنّت کی زمین زعفران کی ہے، جس پر عنبر کی مٹّی اور موتیوں کی کنکریاں ہیں۔ اُس میں ہر طرف پھل دار درخت، پانی، دودھ اور شہد کی نہریں ہیں۔

خوبصورت محلّات ہیں۔ جنّت کا موسم انتہائی خوشگوار ہے، اُس میں نہ سردی ہے نہ گرمی۔ جنّتی ہمیشہ جنّت میں رہیں گے، جہاں اُنھیں طرح طرح کے پھل اور لذیذ کھانے عطا کیے جائیں گے۔ جو چاہیں گے فوراً اُن کے سامنے موجود ہوگا۔ سب سے بڑی نعمت یہ ہوگی کہ اُنھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار نصیب ہوگا۔ جنّت کی یہ زندگی کبھی ختم نہ ہوگی۔

جنّت میں گھر حاصل کرنے کے لیے ہمیں وہ کام کرنے ہیں جن سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ راضی ہوتے ہیں اور ہر اُس کام سے بچنا ہے، جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ناراض ہوتے ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث مُبارکہ میں کئی مقامات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو راضی کرنے والے کام بیان کیے گئے ہیں جیسے نماز پڑھنا، روزے رکھنا، والدین اور اساتذہ کا ادب و احترام کرنا، دُوسروں کی مدد کرنا، اُنھیں اچّھی اچّھی باتیں بتانا وغیرہ، یہ سب نیکی کے کام ہیں۔ ایسی اور بھی بہت سی نیکیاں ہیں جن کے ذریعے ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو راضی کر کے جنّت میں اپنا گھر بنا سکتے ہیں۔

جنّت کے مقابلہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کافروں اور گُناہ گاروں کو عذاب اور سزا دینے کے لیے آگ کا گھر بنایا ہے۔ اُس آگ کے گھر کو دوزخ کہتے ہیں۔ دوزخ میں ہر طرف آگ اور اندھیرا ہے۔ دوزخ میں سانپ، بچّھو اور زہریلے جانور ہیں، جو کافروں اور گُناہ گاروں کو کاٹیں گے، وہاں دوزخیوں کو پینے کے لیے کھولتا ہوا پانی اور دوزخیوں کا خون اور پیپ دیا جائے گا۔

دوزخ سے بچنے کے لیے ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فرماں برداری کرنے کے ساتھ ساتھ اُن کی نافرمانی والے کاموں سے بچنا لازم ہے۔ جیسے دوسروں کو ستانا، چوری کرنا، ماں باپ کا دل دُکھانا اور نماز نہ پڑھنا وغیرہ۔

لٰہذا ہمیں جنّت میں جانے اور دوزخ سے بچنے کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا والے کام کرنے چاہییں اور ناراضگی والے کاموں سے بچنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جنّت میں جانے اور دوزخ سے بچنے کی دُعا بھی کرنی چاہیے۔

جنّت مُسلمانوں کے لیے ہے لٰہذا مُسلمان جنّت میں جائیں گے اور دوزخ گُناہ گار مُسلمانوں اور کافروں کے لیے ہے لٰہذا وہ دوزخ میں جائیں گے۔ جو مُسلمان جنّت میں جائیں گے وہ ہمیشہ ہمیشہ جنّت میں رہیں گے۔ اور جو مُسلمان اپنے گُناہوں کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت یا نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت یا پھر اپنے کیے کی سزا پوری کرنے کے بعد جنّت میں داخل ہوں گے اور ہمیشہ ہمیشہ جنّت میں رہیں گے۔ کوئی بھی مُسلمان ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخ میں نہیں رہے گا۔ البتہ کفّار و مُشرکین ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور طرح طرح کے عذابات میں مُبتلا کیے جائیں گے۔

رہنمائے اساتذہ

① طلبہ/طالبات کو جنّت اور دوزخ کے بارے میں تفصیل سے بتائیے۔

② طلبہ/طالبات کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے نیک اعمال کرنے اور گُناہوں سے بچنے کا ذہن دیجیے۔

یاد رکھنے کی باتیں

- اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایمان والوں کے لیے ایک خوبصورت مکان بنایا ہے، جسے جنّت کہتے ہیں۔
- کافروں اور گُناہ گاروں کو عذاب اور سزا دینے کے لیے آگ کا گھر ہے، جسے دوزخ کہتے ہیں۔
- جنّت میں طرح طرح کی نعمتیں، پھل دار درخت، دُودھ اور شہد کی نہریں ہیں۔
- دوزخ میں سانپ، بچّھو، زہریلے جانوروں اور آگ کا عذاب ہے۔
- جنّت میں گھر حاصل کرنے اور دوزخ سے بچنے کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو راضی کرنے والے کام کرنے چاہییں۔ اور اُن کو ناراض کرنے والے کاموں سے بچنا چاہیے۔

مشق

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ جنّت کسے کہتے ہیں؟

ب ۔ جنّت کن لوگوں کے لیے بنائی گئی ہے؟

ج ۔ دوزخ کسے کہتے ہیں؟

د ۔ دوزخ کن لوگوں کے لیے بنائی گئی ہے؟

ہ ۔ جنّتی جنّت میں کون کون سی نعمتیں پائیں گے؟

و ۔ دوزخیوں کو کیا کیا عذابات دیے جائیں گے؟

سوال نمبر ۲: اپنی کاپی میں دو کالم بنا کر جنّت میں لے جانے والے اور دوزخ میں لے جانے والے تین تین اعمال تحریر کیجیے۔

سوال نمبر۳: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

راضی	آگ	دوزخ	موسم	نہریں

الف۔ قُرآن مجید اور احادیث مُبارکہ میں کئی مقامات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ________ کرنے والے کام بیان کیے گئے ہیں۔

ب۔ جنّت میں ہر طرف پانی، دودھ اور شہد کی ________ ہیں۔

ج۔ جنّت کا ________ انتہائی خُوشگوار ہے۔

د۔ دوزخ میں ہر طرف ________ اور اندھیرا ہے۔

ہ۔ کفّار و مشرکین ہمیشہ ہمیشہ ________ میں رہیں گے۔

سوال نمبر۴: مندرجہ ذیل جملوں میں صحیح کے سامنے "ص" اور غلط کے سامنے "غ" لکھیے۔

الف۔ جنّت میں نہ گرمی ہے نہ سردی ہے۔ ________

ب۔ جنّتی ہمیشہ ہمیشہ جنّت میں رہیں گے۔ ________

ج۔ بُرے لوگوں کو دوزخ میں سزا دی جائے گی۔ ________

د۔ جنّت اور دوزخ کی زندگی ختم ہو جائے گی۔ ________

ہ۔ جنّت کی دیواریں مٹّی سے بنی ہوئی ہیں۔ ________

ارکانِ اسلام

تدریسی مقصد

- ارکانِ اسلام کے بارے میں آگاہی فراہم کرنا۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔اِسی طرح ہم جانتے ہیں کہ قُرآن مجید اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام ہے اور اُس کی تعلیمات پر عمل کرنا، ہر مُسلمان کے لیے ضروری ہے۔یہ ساری باتیں ہمارا دین ''اِسلام'' ہمیں سکھاتا ہے۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

اِسلام کی بُنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔(۱) اِس بات کی گواہی دینا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی معبُود نہیں اور حضرت محمد صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا۔ (۳) زکوۃ ادا کرنا۔ (۴) رمضان کے روزے رکھنا۔(۵) بیت اللہ کا حج کرنا۔

جس طرح ایک عمارت اپنے ستونوں پر قائم ہوتی ہے اِسی طرح اِسلام کی بُنیاد بھی پانچ سُتونوں پر قائم ہے، اِن پانچ سُتونوں کو "ارکانِ اِسلام" کہتے ہیں۔ ارکانِ اسلام یہ ہیں:

- توحید ورِسالت کو سچّے دِل سے ماننا اور زبان سے اِقرار کرنا ضروری ہے۔ اِس کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔
- ہر عاقل و بالغ مُسلمان پر دِن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھنا فرض ہے۔
- ہرعاقل و بالغ مُسلمان پر ماہِ رمضان کے روزے رکھنا فرض ہیں۔
- ہرعاقل و بالغ صاحبِ نصاب مُسلمان پر سال میں ایک مرتبہ زکوٰۃ فرض ہے۔
- ہرعاقل و بالغ صاحبِ حیثیت مُسلمان پر زندگی میں ایک بار حج فرض ہے۔

ارکانِ اسلام کو دل سے ماننا اور اُن پر عمل کرنا بہت ضروری ہے۔

رہنمائے اساتذہ

١. طلبہ/طالبات کو ارکانِ اسلام کی مختصر وضاحت سمجھایئے۔
٢. طلبہ/طالبات کو نماز پڑھنے اور روزے رکھنے کا بھرپور ذہن دیجیے۔

الفاظ	معبُود	استطاعت	رُکن
معانی	جس کی عبادت کی جائے	طاقت	سُتون

مدنی پھول

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، بیتُ اللہ کا حج کرے، رمضان کے روزے رکھے اور مہمان کی مہمان نوازی کرے وہ جنّت میں داخل ہوگا۔

یاد رکھنے کی باتیں

- اِسلام کے پانچ ارکان ہیں: توحید و رسالت، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج۔
- ہر عاقل و بالغ مُسلمان مرد و عورت پر دن اور رات میں پانچ نمازیں اور رمضان کے روزے فرض ہیں۔
- زکوٰۃ اور حج صرف مال دار مُسلمانوں پر فرض ہیں۔
- اسلام پر قائم رہنے کے لیے ارکانِ اسلام کو دل سے ماننا ضروری ہے۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے۔

الف۔ اِسلام کی بُنیاد کتنی چیزوں پر رکھی گئی ہے؟

ب ۔ ارکانِ اسلام کے نام تحریر کیجیے۔

ج ۔ زکوٰۃ اور حج کن لوگوں پر فرض ہیں؟

د ۔ ہر عاقل و بالغ مُسلمان پر دن اور رات میں کتنی نمازیں فرض ہیں؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

صاحب نصاب | پانچ | رسالت | رمضان | حج

الف۔ اِسلام کی بُنیاد ________ سُتونوں پر قائم ہے۔

ب ۔ ہر عاقل و بالغ مُسلمان پر ________ کے روزے رکھنا فرض ہیں۔

ج ۔ ہر عاقل و بالغ ________ مُسلمان پر سال میں ایک مرتبہ زکوٰۃ فرض ہے۔

د ۔ ________ زندگی میں ایک بار فرض ہوتا ہے۔

ہ ۔ توحید و ________ کو سچّے دل سے مانے بغیر کوئی شخص مُسلمان نہیں ہو سکتا۔

سوچ کر بتائیے

اگر کوئی شخص ارکانِ اِسلام میں سے کسی رُکن کا انکار کر دے، تو کیا وہ مُسلمان رہے گا؟

فکرِ مدینہ نماز اِسلام کا دوسرا بڑا رُکن ہے۔ کیا ہم نماز کی پابندی کرتے ہیں

باب سوم
طہارت
و
عبادات

وُضو

تدریسی مقاصد

- وُضو کی اہمیت کے بارے میں آ گاہ کرنا۔
- وُضو توڑنے والی چیزوں کے بارے میں آ گاہی فراہم کرنا۔
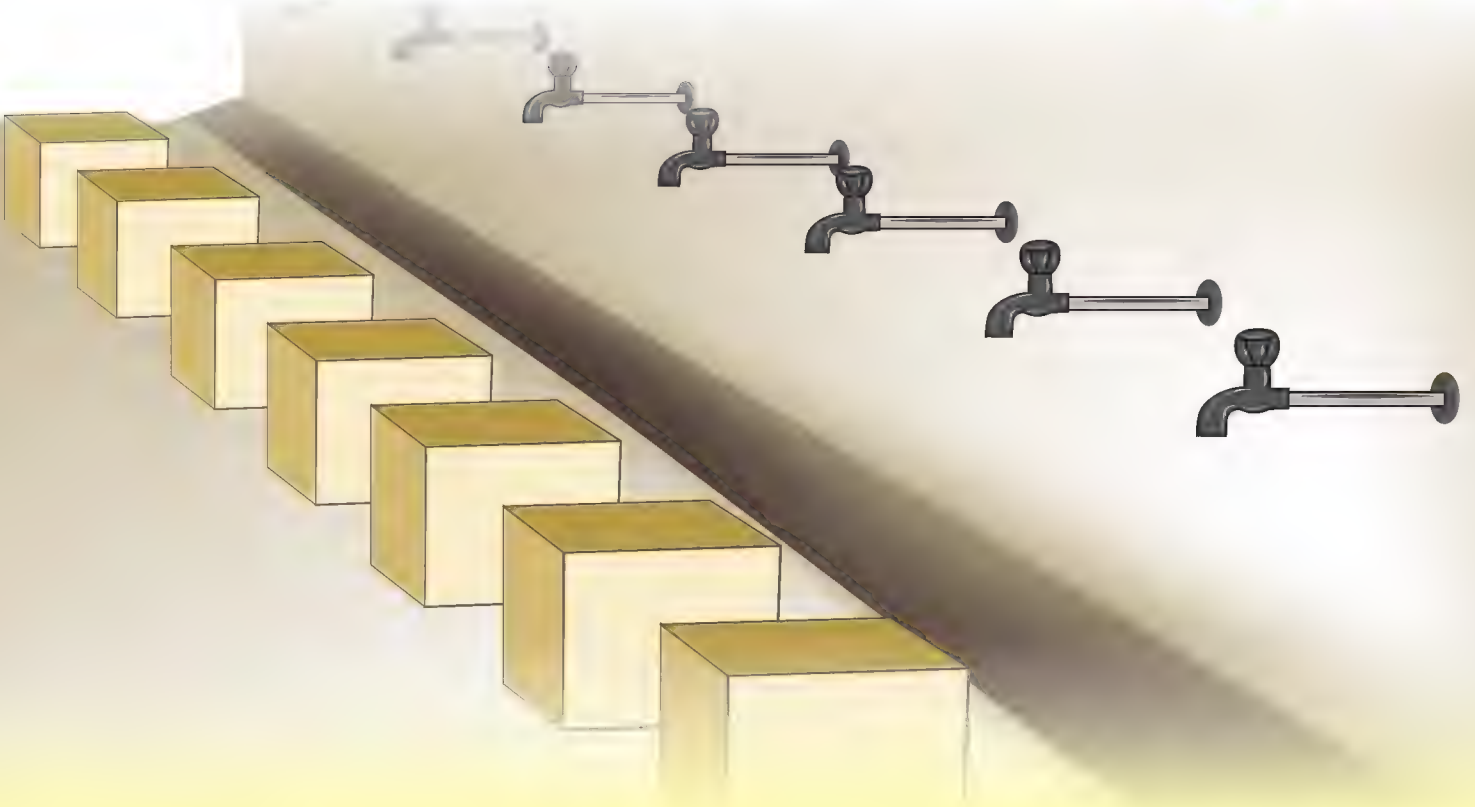
انسانی زِندگی میں پاکی اور صفائی سُتھرائی کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ جو لوگ پاک و صاف رہتے ہیں وہ بہت سی بیماریوں سے بچ جاتے ہیں۔ اِسلام میں اِس کی اہمیت اس بات سے واضح ہوتی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پانچ نمازوں سے پہلے پاک صاف ہونے کا حُکم دیا ہے۔ ہر مُسلمان کے لیے ضروری ہے کہ نماز پڑھنے سے پہلے وُضو کرے اور پاک و صاف ہو جائے۔

وُضو میں پورا چہرہ دھونا، کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا، چوتھائی سر کا مَسح کرنا اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا فرض ہے۔ وُضو کرتے وقت اگر ایک فرض بھی صحیح ادا نہ ہوا تو، وُضو نہیں ہوگا۔

آیئے اب وُضو کی سنّتیں سیکھتے ہیں:

١ وُضو کی نیت کرنا۔
٢ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنا۔
٣ دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھونا۔
٤ مِسواک کرنا۔
٥ سیدھے ہاتھ سے تین مرتبہ کُلّی کرنا۔
٦ سیدھے ہاتھ سے تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانا۔
٧ داڑھی کا خلال کرنا۔
٨ ہاتھ کی انگلیوں کا خلال کرنا۔
٩ پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کرنا۔
١٠ دھوئے جانے والے ہر عُضو کو تین تین بار دھونا۔
١١ ایک بار پورے سر کا مسح کرنا۔
١٢ کانوں کا مسح کرنا۔
١٣ ترتیب سے وُضو کرنا۔
١٤ اعضا کو لگاتار دھونا کہ ایک عُضو سوکھنے سے پہلے ہی دوسرا عُضو دھل جائے۔

کن چیزوں سے وُضو ٹُوٹ جاتا ہے؟ یہ جاننا بھی ضروری ہے، کیونکہ اگر وُضو ٹوٹ جائے، تو نماز پڑھنے یا قُرآن مجید چُھونے کے لیے دوبارہ وُضو کرنا ضروری ہے۔

وُضو توڑنے والی چند چیزیں یہ ہیں:

١ پیشاب پاخانہ وغیرہ کرنا۔
٢ پاخانہ کے راستے سے ہوا خارِج ہونا۔
٣ پیشاب یا پاخانے کے راستے سے کسی بھی چیز کا نکلنا۔
٤ بدن کے کسی حصّے سے خُون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا۔
٥ رُکوع وسجدے والی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔
٦ منہ بھر قے (اُلٹی) آنا۔
٧ کسی بیماری کی وجہ سے آنکھ سے پانی بہنا۔

الفاظ	عُضو	قہقہہ
معانی	جسم کا کوئی حصّہ	آواز کے ساتھ ہنسنا

مہکتا پھول

دُرست طریقے سے کامل وُضو کرنے والا گُناہوں سے پاک ہو جا تا ہے۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ وُضو میں کون کون سی چیزیں فرض ہیں؟

ب ۔ وُضو میں بِسۡمِ اللهِ شریف پڑھنا کیا ہے؟

ج ۔ وُضو میں ہر عُضو کو کتنی بار دھونا سنّت ہے؟

د ۔ وُضو کی کم از کم پانچ سنّتیں بتایئے۔

ہ ۔ وُضو توڑنے والی تین چیزیں بتایئے؟

رہنمائے اساتذہ

① طلبہ/طالبات کو وُضو کی سنّتیں اچھی طرح یاد کروایئے۔

② طلبہ/طالبات کو وضو توڑنے والی چیزیں یاد کروایئے۔

سوال نمبر ۲: ذیل میں کچھ کام لکھے گئے ہیں، ان میں سے کون سے کام سنّت ہیں اور کون سے فرض؟ اپنی کاپی میں کالم بنا کر لکھیے۔

وُضو کی نیت کرنا۔	ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔
پورا چہرہ دھونا۔	مِسواک کرنا۔
تین مرتبہ کُلّی کرنا۔	سیدھے ہاتھ سے تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانا۔
چوتھائی سر کا مسح کرنا۔	ہر عُضو کو تین بار دھونا۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنا۔	کانوں کا مسح کرنا۔

سوال نمبر ۳: وُضو توڑنے والی چیزوں کے سامنے (✓) کا نشان لگایئے۔

بدن کے کسی حصّے سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا۔		جُوس پینا۔	
گوشت کھانا۔		مُنہ بھر قے آنا۔	
پیشاب کرنا۔		گرم چیز کھانا۔	

- نماز کے واجبات سکھانا۔
- سجدۂ سہو کا طریقہ سکھانا۔

نماز کی شرائط اور فرائض کے علاوہ کچھ چیزیں ایسی ہیں، جن کا نماز میں ادا کرنا ضروری ہے۔ اِن چیزوں کو نماز کے واجبات کہتے ہیں۔

آیئے نماز کے چند واجبات سیکھتے ہیں:

۱ نماز شروع کرتے وقت اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا۔ ۲ سُورۂ فاتحہ پڑھنا۔ ۳ فرض کی پہلی دو رکعتوں اور باقی نمازوں کی ہر رکعت میں اَلْحَمْد کے بعد کوئی سُورت یا کم از کم تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔ ۴ اَلْحَمْد کو سورت سے پہلے پڑھنا۔ ۵ اَلْحَمْد اور سُورت کے درمیان آمین اور بِسْمِ اللّٰهِ کے سوا کچھ اور نہ پڑھنا۔ ۶ قرأت کے فوراً بعد رُکوع کرنا۔ ۷ قومہ یعنی رُکوع سے سیدھا کھڑا ہو جانا۔ ۸ سجدے میں دونوں پاؤں کی تین تین اُنگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا۔ ۹ جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔ ۱۰ تعدیلِ ارکان یعنی رُکوع و سُجود اور قومہ و جلسہ میں کم سے کم ایک بار سُبْحَانَ اللّٰه کہنے کے برابر ٹھہرنا۔ ۱۱ قعدۂ اولیٰ ادا کرنا۔ ۱۲ ہر

قعدے میں پورا تشہّد پڑھنا۔ ۱۳ سلام پھیرتے وقت دو بار لفظ اَلسَّلام کہنا۔ ۱۴ ہر فرض و واجب کا اُس کی جگہ پر ادا کرنا۔ ۱۵ ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کرنا۔ ۱۶ دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔ ۱۷ چار رکعت والی نمازوں میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا۔

اگر نماز میں کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے، تو سجدۂ سہو کرنے سے نماز دُرست ہو جائے گی۔ اگر سجدۂ سہو بھی بھول گئے، تو نماز دوبارہ پڑھنی ضروری ہے۔ اسی طرح اگر جان بوجھ کر نماز میں کوئی واجب چھوڑا، تو بھی نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی، سجدۂ سہو کافی نہ ہوگا۔

سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت میں التّحیّات پڑھنے کے بعد سیدھی طرف سلام پھیریے۔ پھر دو سجدے کیجیے اور دوبارہ التّحیّات، دُرود شریف اور دُعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیجیے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

دو سے زائد رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہّد پڑھنے کے لیے بیٹھنے کو قعدۂ اُولیٰ کہتے ہیں۔

رہنمائے اساتذہ

① طلبہ/طالبات پچھلی کلاس میں نماز کا طریقہ سیکھ چکے ہیں، یہاں نماز کے طریقے کی دہرائی کروا کر نماز کے واجبات اچھی طرح یاد کروائیے۔

② طلبہ/طالبات کو سجدۂ سہو کا طریقہ عملی طور پر سکھائیے۔

یاد رکھنے کی باتیں

- فرائض کے علاوہ جو چیزیں نماز میں ادا کرنا ضروری ہیں، اُنھیں نماز کے واجبات کہتے ہیں۔
- اگر نماز میں کوئی واجب بھول کر چھُوٹا، تو سجدۂ سہو کرنے سے نماز دُرست ہو جائے گی۔
- اگر جان بُوجھ کر کوئی واجب چھوڑا، تو نماز دوبارہ پڑھنی ہو گی۔
- اگر سجدۂ سہو نہ کیا، تو بھی نماز دوبارہ پڑھنی ہو گی۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ نماز کے واجبات کسے کہتے ہیں؟

ب ۔ نماز کے فرائض لکھیے۔

ج ۔ نماز میں اگر بھُول کر کوئی واجب چھُوٹ جائے، تو نماز کیسے دُرست ہو گی؟

د ۔ سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ تحریر کیجیے۔

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل میں سے نماز کے فرائض اور واجبات الگ کر کے اپنی کاپی میں لکھیے۔

تکبیرِ تحریمہ کہنا۔ سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ قومہ کرنا۔ قیام کرنا۔ رُکوع کرنا۔ قعدۂ اُولیٰ۔
دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔

سرگرمی

کمرۂ جماعت میں دو دو طلبہ کے گروپ بنا کر نماز کے واجبات کی دہرائی کروایئے۔
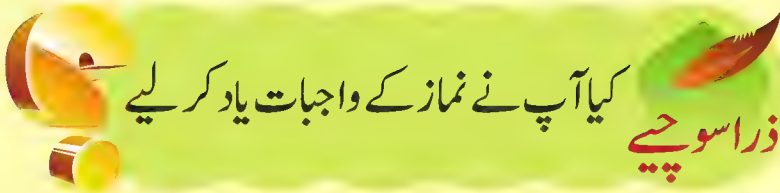
ذرا سوچیے

کیا آپ نے نماز کے واجبات یاد کر لیے

باب چہارم
سیرتِ مصطفیٰ ﷺ

- حُضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دُوسرے سفرِ تجارت سے متعلّق آگاہی فراہم کرنا۔
- اُمّ المومنین حضرت سیّدتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کے ساتھ نکاح کے بارے میں بتانا۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بچپن سے ہی اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک تھے۔ غریبوں اور محتاجوں کی مدد فرماتے اور ہر ایک کے دُکھ درد میں کام آتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت زیادہ نرم مزاج اور صاف گو تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی کسی کو دھوکہ نہیں دیا، کبھی کسی کو بُرا بھلا نہیں کہا، کبھی جُھوٹ نہیں بولا، بلکہ ہمیشہ سچّائی اور دیانت داری کو اپنایا اور دوسروں کو بھی اسی کی تلقین فرمائی۔ یہی وجہ تھی کہ بچپن ہی سے سب لوگ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صادق و امین کے نام سے پکارتے تھے۔

حضرت سیّدتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا مکّے کی بہت مال دار خاتون تھیں۔ اُن کے شوہر کا انتقال ہو چکا تھا۔ اُنھیں کسی ایسے شخص کی تلاش تھی، جو اُن کا کاروبار سنبھال سکے۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دیانت داری اور سچّائی کی شہرت دور دور تک پھیل چکی تھی، چنانچہ حضرت سیّدتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف پیغام بھیجا کہ

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرا مال، تجارت کے لیے مُلکِ شام لے جائیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کی درخواست قبول فرمالی اور تجارت کا مال لے کر مُلکِ شام روانہ ہو گئے۔

اِس سفر میں حضرت سیّدتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے ایک غلام ''میسرہ'' کو بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ روانہ کیا، تاکہ وہ آپ کی خدمت کرتا رہے۔ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلکِ شام کے مشہور شہر ''بصریٰ'' کے قریب پہنچے، تو وہاں ایک درخت کے نیچے قیام فرمایا قریب ہی ایک عیسائی راہب رہتا تھا۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھتے ہی وہ میسرہ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا: اے میسرہ! یہ شخص کون ہیں؟ میسرہ نے بتایا کہ یہ مکّہ کے رہنے والے اور بنی ہاشم کے خاندان سے ہیں۔ اِن کا نامِ مبارک ''محمد'' اور لقب ''امین'' ہے۔ راہِب نے کہا مجھے یقین ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ''آخری نبی'' ہیں کیونکہ آخری نبی کی جو نشانیاں میں نے توریت اور انجیل میں پڑھی ہیں وہ سب کی سب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں پائی جاتی ہیں۔ کاش! میں اُس وقت تک زندہ رہتا، جب یہ اپنی نبوّت کا اعلان کریں گے، تو میں اپنی ساری زندگی ان کی خدمت میں گزار دیتا۔ اے میسرہ! خبردار! ایک لمحے کے لیے بھی تم اِن سے جُدا نہ ہونا اور انتہائی خلوص و محبت کے ساتھ ان کی خدمت کرتے رہنا، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُنھیں ''خَاتَمُ النَّبِیّٖن'' ہونے کا شرف عطا فرمایا ہے۔

حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی عادت کے مطابق سارا مال بہت زیادہ دیانت داری کے ساتھ فروخت کیا۔ اِس تجارت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو دُگنا نفع عطا فرمایا۔ واپسی میں جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قافلہ شہرِ مکّہ میں داخل ہونے لگا، تو حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنے گھر سے قافلے کی واپسی کا منظر دیکھ رہی تھیں۔ جب ان کی نظر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پڑی، تو انہوں نے دیکھا کہ دو فرشتے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سر پر سایہ کیے ہوئے ہیں۔ حضرت سیّدتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے دِل پر اس نُورانی منظر کا بہت گہرا اثر ہوا۔ اُنھوں نے اپنے غلام میسرہ سے اِس بات کا ذکر کیا، تو میسرہ نے بتایا کہ میں بھی پُورے سفر میں یہی منظر دیکھتا رہا ہوں۔ پھر میسرہ نے راہِب کی باتیں بھی بتائیں۔ حضرت سیّدتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جب میسرہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کی باتیں سنیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دیانت داری کو دیکھا، تو اُنھوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نکاح کا ارادہ کرلیا۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیّدتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی درخواست قبُول فرمالی۔ اس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت سیّدتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نکاح ہو گیا۔

نکاح کے وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عمر چالیس سال اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عمرِ مُبارک پچیس سال تھی۔ حضرت سیّدتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مال دار ہونے کے ساتھ انتہائی شریف اور نیک خاتون تھیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مقام و مرتبہ بہت بُلند ہے۔ شادی کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی ساری دولت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین کے لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کر دی۔

رہنمائے اساتذہ

١. طلبہ / طالبات کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دوسرے سفرِ تجارت اور امانت و دیانت داری سے آگاہ کیجیے۔
٢. طلبہ / طالبات کو اس سفر میں پیش آنے والے معجزات و واقعات سنائیے۔
٣. طلبہ / طالبات کو اُمّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان و عظمت سے آگاہ کیجیے۔

الفاظ	تلقین	امین	راہب
معانی	نصیحت	امانت دار	عیسائی عالم

یاد رکھنے کی باتیں

- ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بچپن سے ہی اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک تھے۔
- لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو صادق اور امین کے نام سے پکارتے تھے۔
- راہِب نے میسرہ کو بتایا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں آخری نبی کی تمام نشانیاں موجود ہیں۔
- نکاح کے وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر 25 سال اور حضرت سیّدتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عمر 40 سال تھی۔

مشق

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کن ناموں سے پکارتے تھے؟

ب ۔ حضرت سیّدتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو کیسے شخص کی تلاش تھی؟

ج ۔ راہب نے میسرہ سے کیا کہا؟

د ۔ نکاح کے وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور حضرت سیّدتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عمر مُبارک کتنی تھی؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

حضرت سیّدتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا	میسرہ	دھوکہ	مال دار	اخلاق

الف۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بچپن ہی سے اعلیٰ ________ و کردار کے مالک تھے۔

ب۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کبھی کسی کو ________ نہیں دیا۔

ج۔ حضرت سیّدتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے ایک غلام ________ کو بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ روانہ کر دیا۔

د۔ حضرت سیّدتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مکّے کی بہت ہی ________ خاتون تھیں۔

ہ۔ شادی کے بعد ________ نے اپنی ساری دولت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین کے لیے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کر دی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

خَاتَمُ النَّبِیّٖن سے مُراد ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر نبوّت ختم ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سب سے آخری نبی ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانے میں یا بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔

سرگرمی

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ننانوے صفاتی نام مشہور ہیں، اساتذہ اور والدین کی مدد سے پانچ صفاتی نام اپنی کاپی میں لکھیے اور یاد کیجیے۔

خانۂ کعبہ کی تعمیر

- خانۂ کعبہ کی تعمیر کا واقعہ بتانا۔
- پیارے آقا صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فہم و فراست سے متعلق آگاہی فراہم کرنا۔

خانۂ کعبہ مکّۂ مکرمہ میں مسجدِ حرام میں واقع ہے۔ یہ دُنیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کا سب سے پہلا گھر ہے اور مسلمانوں کا قبلہ ہے یعنی، مسلمان اِس کی طرف رُخ کرکے نماز ادا کرتے ہیں۔ اِسے "بیت اللہ" بھی کہتے ہیں۔ مسلمان ہر سال حج کے لیے مکّۂ مکرمہ جاتے اور خانۂ کعبہ کا طواف کرتے ہیں۔

سب سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم پر فرشتوں نے خانۂ کعبہ تعمیر کیا پھر حضرت سیّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور آپ کے فرزندوں نے اِس کی تعمیر کی۔ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تعمیر کے بہت عرصے بعد حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور آپ کے پیارے بیٹے حضرت سیّدُنا اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے اس مُقدّس گھر کو تعمیر کیا۔

اِس کے بعد بھی وقتاً فوقتاً خانۂ کعبہ کی عمارت میں تعمیر و مرمّت کا سلسلہ ہوتا رہا۔ حتّٰی کہ نبیٔ اکرم صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانۂ اَقدس میں قُریش نے خانۂ کعبہ کی تعمیر کا کام شُروع کیا نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے بھی اِس میں حصّہ لیا۔ اِس کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ تعمیرِ کعبہ کے لیے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پتّھر اُٹھا اُٹھا کر لاتے رہے۔ جب جنّتی پتّھر ''حجرِ اَسود'' نصب کرنے کا وقت آیا، تو ہر قبیلے کے لوگوں نے یہ خواہش کی کہ یہ سعادت ہمارے حصے میں آئے۔ اِسی کشمکش میں چار پانچ دِن گزر گئے اور بات لڑائی جھگڑے تک پہنچ گئی۔ آخر ایک بڑے سردار نے یہ تجویز پیش کی کہ کل صبح جو شخص سب سے پہلے مسجدِ حرام میں داخل ہو، اُس سے فیصلہ کروالیا جائے۔ سب نے یہ بات مان لی۔

دوسرے دِن مسجدِ حرام میں سب سے پہلے ہمارے پیارے نبی صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ داخل ہوئے۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو دیکھتے ہی سب پکار اُٹھے آپ ''امین'' ہیں، ہم سب آپ کے فیصلے پر راضی ہیں۔ چنانچہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے اِس جھگڑے کا فیصلہ اِس طرح فرمایا کہ اپنی چادر بچھا کر اپنے دستِ مبارک سے اُس پر حجرِ اسود رکھا اور تمام قبائل کے سرداروں کو چادر پکڑنے کا حُکم دیا۔

تمام قبائل کے سرداروں نے چادر پکڑ کر حجرِ اسود کو اٹھایا اور اُس جگہ تک لے گئے، جہاں یہ مُبارک پتّھر نصب کرنا تھا۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دستِ مبارک سے حجرِ اسود کو اُٹھا کر اُس کی جگہ پر لگا دیا۔ اِس طرح ہر قبیلے کی خواہش بھی پوری ہوگئی اور وہ لوگ ایک بڑی لڑائی سے بھی محفوظ رہے، یہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

کے بہترین فیصلے کا نتیجہ تھا۔

الفاظ	حکمت	نصب کرنا	حجر
معانی	تدبیر	لگانا	پتّھر

یاد رکھنے کی باتیں

- نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانۂ اقدس میں قریشِ مکہ نے خانۂ کعبہ تعمیر کیا۔
- خانۂ کعبہ کی دیوار میں ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے مُبارک ہاتھوں سے حجرِ اسود نصب فرمایا۔
- حجرِ اسود، جنّتی پتّھر ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مکۂ مکرمہ کو آمن والا شہر قرار دیا ہے۔

رہنمائے اساتذہ

① طلبہ/طالبات کو تعمیرِ کعبہ کا واقعہ سنایئے۔

② طلبہ/طالبات کو حجرِ اسود کی تنصیب کے وقت اختلاف کے موقع پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فیصلہ سنا کر آپ کی فہم و فراست سے آگاہ کیجیے۔

③ طلبہ/طالبات کو سبق میں موجود حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری باتوں (مثلاً صادق، امین، فیصلوں میں عدل وغیرہ) سے آگاہ فرما کر انھیں اپنانے کا ذہن دیجیے۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ دنیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کا سب سے پہلا گھر کون سا ہے؟

ب ۔ خانۂ کعبہ کہاں واقع ہے؟

ج ۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خانۂ کعبہ کی تعمیر میں کس طرح حصہ لیا؟

د ۔ حجرِ اسود لگاتے وقت اختلاف کیوں پیدا ہوا؟

ہ ۔ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جھگڑے کا فیصلہ کس طرح فرمایا؟

سوال نمبر ۲: مختصر جواب دیجیے۔

الف۔ حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ خانۂ کعبہ کی تعمیر کس نے کی؟ ____________

ب ۔ سب پہلے خانۂ کعبہ کس نے تعمیر کیا؟ ____________

ج ۔ مسلمان کس طرف منہ کرکے نماز ادا کرتے ہیں؟ ____________

د ۔ فیصلے کے دن سب سے پہلے کون حرم شریف میں تشریف لایا؟ ____________

ذرا سوچیے

کیا آپ پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّت پر عمل کرتے ہوئے ہمیشہ سچ بولتے اور امانت کی حفاظت کرتے ہیں

باب پنجم
اخلاق و آداب

- والدین، اساتذہ اور بزرگوں کے ادب واحترام کی ترغیب دلانا۔

اسلام بہت پیارا دین ہے۔ یہ ہمیں والدین، اساتذہ اور بزرگوں کا ادب واحترام سکھاتا ہے۔ ایک بار ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کسی نے عرض کی: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! سب سے زیادہ اچّھے سُلوک کا حقدار کون ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”تُمھاری ماں“۔ اُنھوں نے عرض کی: ”پھر کون؟“، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”تُمھاری ماں“۔ اُنھوں نے عرض کی: ”پھر کون؟“، ارشاد فرمایا: ”تُمھارا باپ“۔

ماں باپ کے ساتھ اچھّا سُلوک یہ ہے کہ اُن کا ادب واحترام کریں۔ اُن سے نرم اور ہلکی آواز میں بات کریں۔ اُن کا ہر جائز حُکم مانیں اور وہ جن کاموں سے منع کریں اُن سے رُک جائیں۔

جس طرح والدین کا ادب واحترام لازِم ہے، اُسی طرح اساتذہ کا احترام بھی لازم ہے۔ اسلام نے اُستاد کو رُوحانی باپ قرار دیا ہے۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

"علم حاصل کرو اور علم کے لیے بُردباری و وقار سیکھو اور جس سے علم حاصل کرو اُس کے سامنے عاجزی اختیار کرو"۔

ہر طالب علم کو چاہیے کہ:

- اُستاد صاحب اور بڑوں کو سلام میں پہل کرے۔
- اُستاد صاحب اور بڑوں کے ہر جائز حُکم کی تعمیل کرے۔
- اپنے اُستاد صاحب اور بڑوں کا خوب ادب و احترام کرے۔
- اُستاد صاحب جو سبق دیں اُسے دل لگا کر یاد کرے۔
- اُستاد صاحب آئیں، تو کھڑا ہو جائے اور اُن کے بیٹھنے کے لیے جگہ کا اہتمام کرے۔
- بغیر اجازت بات شروع نہ کرے اور نہ ہی اُستاد صاحب کے سامنے زیادہ گُفتگو کرے۔

اُستاد کے ساتھ ساتھ اسلام بزرگوں کے ادب و احترام کا بھی درس دیتا ہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "وہ ہم میں سے نہیں (یعنی ہمارے اسلامی طریقے پر نہیں) جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور بڑوں کی عزّت نہ کرے"۔

رہنمائے اساتذہ

(۱) طلبہ/طالبات کو والدین، اساتذہ اور بڑوں کا ادب و احترام سکھایئے۔ (۲) طلبہ/طالبات کو بڑوں کے حُقوق بتا کر اُن پر عمل کا ذہن دیجیے۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ اسلام کس کس کے ادب واحترام کا درس دیتا ہے؟

ب - والدین کے ساتھ اچھّا سُلوک کس طرح کیا جاسکتا ہے؟

ج - حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کس کے بارے میں فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

یاد	رُوحانی باپ	دین	کھڑے	سلام

الف۔ اسلام بہت پیارا ____________ ہے۔

ب - اُستاد صاحب آئیں، تو ____________ ہو جانا چاہیے۔

ج - اُستاد صاحب جو سبق دیں اُسے دِل لگا کر ____________ کرنا چاہیے۔

د - اُستاد صاحب اور بڑوں کو ____________ میں پہل کرنی چاہیے۔

ہ - اسلام نے اُستاد کو ____________ قرار دیا ہے۔

وعدے کی پابندی

تدریسی مقاصد

- وعدے کے مفہوم اور اُس کی اہمیت سے آ گاہ کرنا۔
- سیرتِ طیبّہ کے ذریعے طلبہ / طالبات میں اِیفائے عہد کا جذبہ پیدا کرنا۔

کسی بات یا کام کے پُورا کرنے کے اقرار کو "وعدہ" کہتے ہیں۔ اِسلام نے وعدہ پُورا کرنے پر بہت زور دیا ہے اور اِسے مؤمنوں کی نشانی بتایا ہے۔ چنانچہ قرآنِ مجید میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾

عہد پُورا کرو بیشک عہد کے بارے میں سُوال کیا جائے گا۔ (پارہ 15، سورۂ بنی اسرائیل، آیت 34)

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو وعدہ کرتے، اُسے پُورا فرماتے، چاہے اُس کے لیے آپ کو کتنی ہی تکلیف اُٹھانی پڑی ہو۔ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مبارکہ میں وعدہ پُورا کرنے کے کئی واقعات ملتے ہیں۔ ایک شخص نے آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کچھ مال خریدا تھا اور اِس کی رقم باقی تھی۔ ایک دن راستے میں ملاقات ہوئی، تو کہنے لگا: "آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہیں ٹھہریئے، میں ابھی ابھی گھر سے رَقم لا کر آپ کو دیتا ہوں۔

✱ ترجمہ کنزالعرفان

حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسی جگہ ٹھہرے رہنے کا وعدہ فرما لیا۔ مگر وہ شخص گھر جا کر اپنا وعدہ بھول گیا۔ تین دن بعد جب اُسے یاد آیا تو رقم لے کر اُسی جگہ پہنچا۔اُس نے دیکھا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وہیں ٹھہرے ہوئے انتظار فرما رہے ہیں۔اُسے دیکھ کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس سے ذرا بھی ناراض نہیں ہوئے بس اِتنا فرمایا کہ اے نوجوان! تُم نے مُجھے مَشقّت میں ڈال دیا۔ میں وعدے کے مطابق تین دن سے یہاں تُمھارا انتظار کر رہا ہوں"۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: "اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو اور اُس سے نازیبا مذاق نہ کرو اور اُس سے کوئی ایسا وعدہ نہ کرو جسے تُم پُورا نہ کر سکو"۔

جان بُوجھ کر بلا عذر وعدہ پُورا نہ کرنا، وعدہ خلافی اور جُھوٹ ہے۔ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وعدہ خلافی کو مُنافق کی نشانی بتایا ہے۔

وعدہ پُورا کرنے والے کی سب عزّت کرتے ہیں۔اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایسے شخص سے خُوش ہوتے ہیں۔ ایسا شخص دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوتا ہے، جبکہ وعدہ خلافی کرنے والے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ناراض ہوتے ہیں۔ ایسا شخص دُنیا اور آخرت میں ذلیل و رُسوا ہو جاتا ہے۔

الفاظ	نازیبا	مَشقّت	رُسوا
معانی	غیر مُناسب	تکلیف	بے عزت

رہنمائے اساتذہ

١. طلبہ/طالبات کو وعدے کا مفہوم سمجھایئے۔
٢. طلبہ/طالبات کو قرآن و حدیث اور سیرتِ طیّبہ کے ذریعے وعدے کی اہمیت بتا کر وعدہ پورا کرنے کا ذہن دیجیے۔

یادرکھنے کی باتیں

- کسی بات یا کام کے پورا کرنے کے اقرار کو وعدہ کہتے ہیں۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وعدہ پورا کرنے کا حُکم دیا ہے۔
- پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو وعدہ کرتے، اسے پُورا فرماتے۔
- نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وعدہ خلافی کو مُنافق کی نشانی بتایا ہے۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ اسلام نے وعدہ پورا کرنے کو کن کی نشانی بتایا ہے؟

ب ۔ قرآنِ مجید میں وعدے کے بارے میں کیا حُکم دیا گیا ہے؟

ج ۔ وعدہ خلافی کس کی نشانی ہے؟

د ۔ حدیث شریف میں کون سے تین کام نہ کرنے کا حُکم دیا گیا ہے؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے:

وعدہ خلافی | پُورا | عزّت | وعدہ | اقرار

الف۔ کسی بات یا کام کے پُورا کرنے کے ___________ کو وعدہ کہتے ہیں۔

ب ۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو وعدہ کرتے اُسے ___________ فرماتے۔

ج ۔ جان بوجھ کر بلا عذر وعدہ پُورا نہ کرنا ______________ اور جُھوٹ ہے۔

د ۔ کوئی ایسا ______________ نہ کرو، جسے تم پُورا نہ کرسکو۔

ہ ۔ وعدہ پُورا کرنے والے کی سب ______________ کرتے ہیں۔

سوال نمبر ۳: کالم ''الف'' کو کالم ''ب'' سے ملا کر جملہ مکمل کیجیے۔

الف	ب
اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وعدہ پورا کرنا	کرنے پر بہت زور دیا ہے۔
وعدہ خِلافی کرنے والے سے	مؤمنین کی خوبی بتائی ہے۔
اسلام نے وعدہ پورا	اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناراض ہوتے ہیں۔

سرگرمی

ایک خُوبصورت چارٹ پر وعدہ پورا کرنے سے مُتعلّق سبق میں دی گئی آیتِ مُبارکہ اور اِس کا ترجمہ خوشخط لکھ کر اپنی کلاس میں لگائیے۔

سوچ کر بتائیے

اگر آپ کسی سے وعدہ کریں گے تو کیا کریں گے

ذرا سوچیے کیا آپ لڑائی جھگڑا، ہنسی مذاق اور وعدہ خلافی سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں

- چوری کی بُرائی بیان کرنا۔
- چوری سے نفرت پیدا کرنا۔

کسی دوسرے کا مال چُھپا کر ناحق لے لینا چوری کہلاتا ہے۔ چوری بہت بڑا گُناہ ہے۔ اِسلام میں چوری کرنے والے کے لیے ہاتھ کاٹنے کی سزا مُقرّر کی گئی ہے۔ قرآنِ کریم میں چوری کرنے والے مرد و عورت کے بارے میں ارشاد ہے:

اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا

جو مرد یا عورت چور ہو تو اُن کا ہاتھ کاٹ دو۔ (پارہ 6، سورۂ مائدہ، آیت 38)

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "چور جس وقت چوری کرتا ہے، مؤمن (کامل) نہیں رہتا"۔

ایک اور مقام پر حضور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: "چور پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لعنت فرمائی ہے۔"

چوری کرنے والے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ناراض ہوتے ہیں۔

چوری کرنے سے عُمر گھٹ جاتی ہے۔ چوری کرنے والا لوگوں کی نظروں میں ذلیل وخوار ہوجاتا ہے، ایسا شخص ہر وقت پریشان اور خوف زدہ رہتا ہے۔ اُس کے چہرے سے ایمان کا نُور نکل جاتا ہے۔

جس جگہ چوری عام ہو جائے، وہاں کسی کا مال محفوظ نہیں رہتا، ہر شخص بے چین رہتا ہے۔ لوگ ایک دوسرے کو شک کی نگاہ سے دیکھنے لگتے ہیں اور آپس کی اُلفت و محبّت ختم ہو جاتی ہے۔

چوری بہت ہی بُرا کام ہے۔ ہم سب کو اِس بُرے کام سے بچنا ضروری ہے۔ اگر خدانخواستہ کسی سے یہ گُناہ کبھی سرزد ہو گیا ہو، کبھی کسی کی چیز چُھپا کر لے لی ہو، تو وہ چیز اُسے واپس لوٹانے کے ساتھ ساتھ اُس سے مُعافی مانگے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سچّی توبہ بھی کرے۔

یاد رکھنے کی باتیں

- چوری بہت بڑا گُناہ ہے، ہمیں اِس سے بچنا چاہیے۔
- اِسلام نے چوری کرنے والے کے ہاتھ کاٹ دینے کی سزا مُقرّر کی ہے۔
- چور جب چوری کرتا ہے، وہ کامل مؤمن نہیں رہتا۔
- چوری کرنے والا لوگوں کی نظروں میں ذلیل وخوار ہو جاتا ہے۔
- چوری کرنے والے کے چہرے سے ایمان کا نُور نکل جاتا ہے۔

رہنمائے اساتذہ

۱. طلبہ / طالبات کو چوری سے نفرت دلا کر گھر، اسکول اور ہر جگہ چوری سے بچنے کا ذہن دیجیے، خاص کر گھر یا اسکول میں کھانے پینے کی چھوٹی چھوٹی اشیاء بغیر اجازت استعمال کرنے سے بچنے کا ذہن دیں۔
۲. طلبہ / طالبات کو دوسروں کی چیزیں بلا اجازت اٹھا لینے سے بچنے کا ذہن دیجیے۔
۳. طلبہ / طالبات کو اپنی چیزوں کی حفاظت کرنا سکھایئے۔
۴. طلبہ / طالبات کو بتایئے کہ اِسلام میں چوری کی جو سزا مقرر ہے، ہر ایک کو اُس پر عمل کرنے کی اجازت نہیں۔ صرف حاکمِ اسلام یہ سزا دے سکتا ہے۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ اِسلام میں چوری کی کیا سزا مُقرّر کی گئی ہے؟

ب ۔ ہمارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے چور کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

ج ۔ چوری کے تین نُقصانات بیان کیجیے۔

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

لعنت	عُمر	نور	بُرا	چوری

الف۔ کسی دوسرے کا مال چُھپا کر ناحق لے لینا ______ کہلاتا ہے۔

ب ۔ چور پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ________ فرمائی ہے۔

ج ۔ چوری کرنے سے ______ گھٹ جاتی ہے۔

د ۔ چور کے چہرے سے ایمان کا __________ نکل جاتا ہے۔

ہ ۔ چوری بہت ہی ______ کام ہے۔

سوچ کر بتائیے

اگر آپ کو کوئی چیز ملے اور دیکھنے والا کوئی نہ ہو، تو آپ کیا کریں گے

سرگرمی

سبق میں دی گئی آیت زبانی یاد کیجیے اور والدین کو سنائیے۔

- تلاوت قرآن مجید کی فضیلت بتانا۔
- تلاوت قرآن مجید کے آداب سے آگاہی فراہم کرنا۔
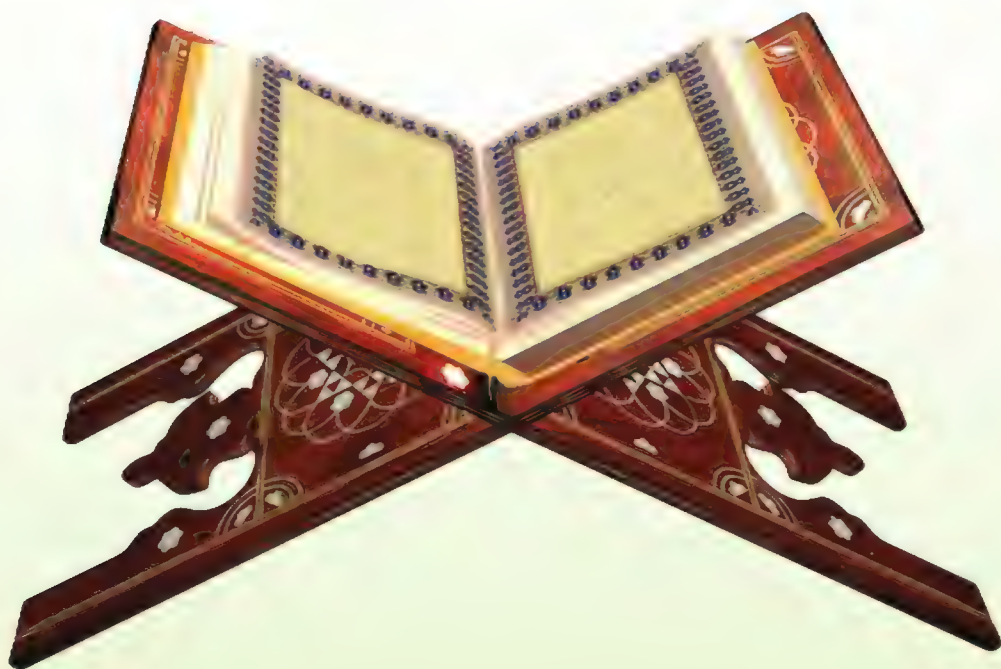
قُرآن مجید اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آخری کتاب ہے۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے آخری نبی حضرت **محمد** صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر نازل فرمائی۔ مسلمان روزانہ اس کی تِلاوت کرتے اور نماز میں پڑھتے ہیں۔ اِس کی تلاوت کا بہت زیادہ اجر و ثواب ہے۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ”جو قُرآن مجید کا ایک حرف پڑھے گا، تو اُسے ایک ایسی نیکی ملے گی، جو دس نیکیوں کے برابر ہو گی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے“۔ یعنی جو صرف الٓمّٓ کی تلاوت کرے گا، اُسے تیس نیکیاں ملیں گی۔ قُرآن مجید کی تلاوت کے کچھ آداب ہیں۔ اُن کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے تاکہ ہمیں تلاوت کا بہت زیادہ ثواب مل سکے۔

آیئے قرآنِ مجید کی تلاوت کے آداب سیکھتے ہیں:

- جب تلاوت کریں تو پہلے اچّھی طرح وُضو کر لیجیے کیونکہ وُضو کے بغیر قُرآن مجید کو ہاتھ لگانا حرام وگناہ ہے۔
- پاک وصاف جگہ پر بیٹھ کر تلاوت کیجیے۔
- تلاوت کرتے وقت قبلے کی طرف رُخ کر کے بیٹھ جایئے۔
- تلاوت کرتے وقت قُرآن مجید ادب سے چُوم کر اونچے تکیے یا رحل پر رکھ لیجیے۔
- تلاوت شُروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللّٰہ شریف مکمّل پڑھ لیجیے۔
- نہایت ادب کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر اچّھی آواز میں تلاوت کیجیے۔
- تلاوت کے بعد دُعا کر کے قُرآن مجید چُوم کر اُونچی جگہ پر رکھ دیجیے۔

اگر کسی کو تکلیف نہ پہنچتی ہو تو قُرآن مجید بُلند آواز سے پڑھنا چاہیے، لیکن جب کئی لوگ تلاوت کر رہے ہوں، تو سب آہستہ آہستہ تلاوت کریں۔ اگر کوئی اوپر بیٹھا ہو، تو قُرآن مجید لے کر نیچے نہ بیٹھیے۔ اسی طرح قُرآن مجید کی طرف پیٹھ یا پاؤں بھی ہرگز نہ ہونے دیجیے۔

مہکتا پھول

حُضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے:

"قُرآن پڑھا کرو، کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔"

یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سفارش کر کے جنّت میں لے جائے گا۔

یاد رکھنے کی باتیں

- قُرآن مجید کا ادب واحترام بہت ضروری ہے۔
- قُرآن مجید کی تلاوت سے پہلے وُضو کرلینا چاہیے۔
- قُرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر اچھّی آواز میں پڑھنا چاہیے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

قُرآن مجید میں ۱۱۴ سُورتیں ہیں۔

قُرآن مجید میں ۳۰ پارے ہیں۔

قُرآن مجید میں ۱۴ سجدے ہیں۔

الفاظ	رحل	نازل فرمانا
معانی	لکڑی کی وہ چیز، جس پر قُرآن مجید رکھ کر پڑھا جاتا ہے۔	اُتارنا

رحل

سوچ کر بتائیے

قُرآن مجید کا ادب واحترام کیوں ضروری ہے
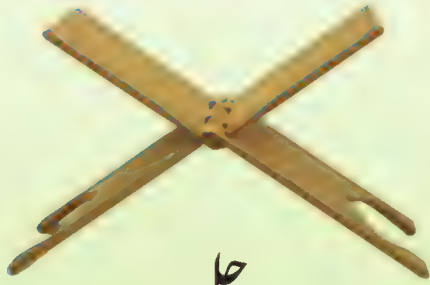
سرگرمی

قُرآن مجید کے آداب کا چارٹ بنا کر کلاس میں آویزاں کیجیے۔

رہنمائے اساتذہ

(۱) طلبہ / طالبات کو تلاوت کی فضیلت بتا کر اُن میں تلاوت کا ذوق پیدا کیجیے۔

(۲) طلبہ / طالبات کو قُرآن مجید کے آداب سکھائیے اور اُن پر عمل کا ذہن دیجیے۔

سوال نمبر ا: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آخری کتاب کون سی ہے؟

ب ۔ قُرآن مجید کی تلاوت پر کیا ثواب ملتا ہے؟

ج ۔ کیا وُضو کے بغیر قُرآن مجید کو ہاتھ لگا سکتے ہیں؟

د ۔ تلاوتِ قُرآن مجید کے پانچ آداب تحریر کیجیے۔

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

تلاوت | خاموشی | ٹھہر ٹھہر | اَعُوْذُبِاللّٰہِ | قبلے

الف۔ تلاوت کے وقت ________ کی طرف رُخ کر کے بیٹھنا چاہیے۔

ب ۔ قُرآن مجید اُونچے تکیے یا رحل پر رکھ کر ________ کرنی چاہیے۔

ج ۔ تلاوت شروع کرنے سے پہلے ________ اور بِسْمِ اللہ پڑھنی چاہیے۔

د ۔ قُرآن مجید ________ کر اچھی آواز میں پڑھنا چاہیے۔

مسجد کے آداب

تدریسی مقاصد

- مسجد کے آداب سے روشناس کروانا۔
- مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت کی دُعا یاد کروانا۔

مسجد وہ جگہ ہے، جسے نماز کے لیے وقف کیا گیا ہو۔ مسجد میں مسلمان پنج وقتہ نماز باجماعت ادا کرتے اور رب کی عبادت کرتے ہیں۔ مسجد کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا گھر بھی کہا جاتا ہے۔ مسجد میں داخل ہونے سے پہلے کوشش کرنی چاہیے کہ ہمارا جِسم بالکل پاک اور کپڑے بالکل صاف سُتھرے ہوں۔ جب مسجد کی طرف جانے کا ارادہ ہو، تو گھر سے وُضو کر کے مسجد کے لیے چلیں۔ ہمارا لباس اِس طرح کا ہو کہ اس پر کسی جاندار کی کوئی تصویر نہ ہو۔ یوں ہی کوئی بدبودار چیز مثلاً کچّی پیاز وغیرہ کھا کر مسجد میں نہ جائیں کہ مُنہ سے بدبو آئے گی، تو نمازیوں اور فرشتوں کو تکلیف ہوگی۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے سیدھا پاؤں اندر رکھیں اور یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْٓ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

مسجد میں جہاں جگہ مل جائے، وہیں بیٹھ جائیں پھلانگتے ہوئے آگے نہ جائیں۔ جماعت کھڑی ہو، تو بچّوں کو سب سے آخری صف میں کھڑا ہونا چاہیے۔

امام صاحب کے سلام پھیرتے ہی فوراً اٹھ کر باہر بھاگنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے، اس طرح نہ صرف مسجد کی بے ادبی ہوتی ہے، بلکہ جو نمازی ابھی نماز پڑھ رہے ہیں، اُن کی نماز میں بھی خلل پڑتا ہے۔ نمازی کے سامنے سے گُزرنا بہت سخت گُناہ ہے۔

مسجد میں داخل ہونے کے بعد ان آداب کا خیال رکھیے:

- لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آگے نہ بڑھیے۔
- مسجد میں دُنیاوی گفتگو ہرگز نہ کیجیے کہ اس سے نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔
- مسجد میں قہقہہ مارنے اور ہنسنے سے بھی پرہیز کرنا ضروری ہے۔
- مسجد میں شوروغُل اور بھاگ دوڑ نہیں کیجیے کہ اِس سے مسجد کی بے ادبی ہوتی ہے۔
- مسجد کو صاف سُتھرا رکھیے، اگر کہیں کچرا پڑا نظر آئے، تو اُسے اٹھا کر مسجد سے باہر کسی ادب والی جگہ پر ڈال دیجیے۔
- مسجد سے باہر جاتے وقت پہلے اُلٹا پاؤں باہر رکھیے اور یہ دُعا پڑھیے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

رہنمائے اساتذہ

① طلبہ کو مسجد جانے کے آداب سکھائیے اور ان پر عمل کرنے کا ذہن دیجیے۔
② طلبہ کو مسجد میں اطمینان و سکون کے ساتھ عبادت کرنے کا ذہن دیجیے۔

مہکتا پھول

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”جو مسجد سے تکلیف دہ چیز نکالے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لیے جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔“

الفاظ	شور و غُل	خلل
معانی	چیخنا، چِلّانا	خرابی

یاد رکھنے کی باتیں

- مسجد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کا گھر ہے۔
- مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے سیدھا پاؤں اندر رکھنا چاہیے۔
- بدبودار چیز کھا کر مسجد میں نہیں جانا چاہیے۔
- مسجد کی صفائی کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔
- مسجد میں شور و غُل اور بھاگ دوڑ نہیں کرنی چاہیے۔
- مسجد سے نکلتے وقت پہلے اُلٹا پاؤں باہر رکھنا چاہیے۔

مشق

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ مسجد کسے کہتے ہیں؟

ب ۔ مسجد میں داخل ہونے سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟

ج ۔ نماز میں دورانِ جماعت بچّوں کو کہاں کھڑا ہونا چاہیے؟

د ۔ نمازیوں کے سامنے سے گُزرنا کیسا ہے؟

ہ ۔ مسجد سے باہر جانے کا طریقہ کیا ہے؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

نیکیاں | شوروغُل | بدبودار | صاف | گُزرنا

الف۔ کوئی ________ چیز مثلاً کچّی پیاز وغیرہ کھا کر مسجد میں نہیں جانا چاہیے۔

ب ۔ مسجد میں دُنیاوی گفتگو ہرگز نہ کیجیے کہ اس سے ____________ ضائع ہو جاتی ہیں۔

ج ۔ مسجد کو ________ سُتھرا رکھنا چاہیے۔

د ۔ نمازی کے سامنے سے __________ بہت سخت گُناہ ہے۔

ہ ۔ مسجد میں ________ اور بھاگ دوڑ نہیں کیجیے کہ اِس سے مسجد کی بے ادبی ہوتی ہے۔

ذرا سوچیے

کیا آپ روزانہ اپنے والد صاحب یا بھائی کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے مسجد جاتے ہیں
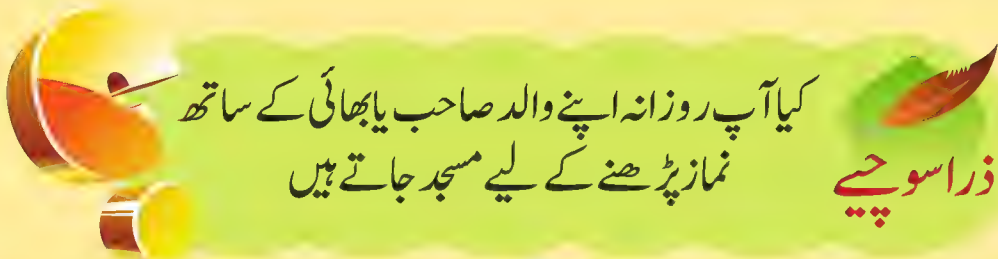
- زینت کے چند آداب سکھانا۔
- سُرمہ اور خوشبو لگانے اور ناخُن تراشنے کے بارے میں بتانا۔
- آئینہ دیکھنے کی دُعا یاد کرانا۔

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طبیعت مبارکہ میں بے حد نفاست تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صفائی اور پاکیزگی کو بہت زیادہ پسند فرماتے تھے۔ خود بھی صاف سُتھرا رہتے اور دوسروں کو بھی اِس کی تلقین فرماتے۔ صاف سُتھرا رہنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان نہادھو کر صاف سُتھرے کپڑے پہنے۔ خوشبو لگائے، بالوں میں تیل لگائے اور کنگھا کرے، سُرمہ لگائے اور ناخُن وغیرہ کاٹے۔

آیئے سُرمہ لگانے، خوشبو لگانے اور ناخُن تراشنے کی سُنّتیں اور آداب سیکھتے ہیں:

سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب:

سُرمہ لگانا ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نہایت ہی پیاری سنت ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب سونے لگتے، تو اپنی مُبارک آنکھوں میں سُرمہ لگایا کرتے۔ ہمیں بھی سونے سے پہلے سُنّت پر عمل کرنے کی نیت سے اپنی آنکھوں میں سُرمہ لگانا چاہیے۔

سُرمہ لگانے کے چند آداب یہ ہیں:

- سوتے وقت سُرمہ لگانا سُنّت مبارکہ ہے۔
- سُرمہ لگانے سے قبل بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ لینی چاہیے۔
- پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایا جائے، پھر اُلٹی آنکھ میں۔
- سیدھی آنکھ میں تین سلائیاں اور اُلٹی آنکھ میں دو سلائیاں لگائیں۔
- دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں لگانا بھی دُرست ہے۔
- سیاہ سُرمہ یا کاجل زینت کی نیت سے مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت کی نیت نہ ہو تو حرج نہیں۔

آئینہ دیکھتے وقت یہ دُعا پڑھیے:

اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ حَسَّنۡتَ خَلۡقِیۡ فَحَسِّنۡ خُلُقِیۡ

خوشبو لگانے کی سُنّتیں اور آداب:

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خُوشبو بے حد پسند تھی۔ یوں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بدن مُبارک سے خوشبو آتی تھی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس گلی سے گزرتے، وہاں سے خُوشبو آنے لگتی تھی، تاہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُقدّس بالوں اور داڑھی مبارک میں ”خُوشبو“ بھی لگاتے تھے۔ خُوشبو لگاتے وقت مرد ایسی خُوشبو استعمال کریں، جس کی خُوشبو تو ہو مگر رنگ ظاہر نہ ہو اور عورتیں ایسی خُوشبو استعمال کریں، جس کا رنگ تو ہو مگر خُوشبو ظاہر نہ ہو۔

ناخن تراشنے کی سُنّتیں اور آداب :

ناخن تراشنا بھی نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتِ مُبارکہ ہے۔ناخُن زیادہ بڑھنے سے اُن میں میل کچیل بھر جاتا ہے اور کھانے وغیرہ کے ساتھ پیٹ میں چلا جاتا ہے۔اِس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے، لہٰذا ناخُن زیادہ بڑھنے سے پہلے ہی تراش لینے چاہییں۔اِس طرح نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت بھی پوری ہو جائے گی اور ہم بہت سی بیماریوں سے بھی بچ جائیں گے۔

ہر جُمعے کے دن ناخن تراشنے چاہییں کہ یہ سُنّت ہے۔ ناخُن تراشنے یا بال وغیرہ کاٹنے کے بعد مٹّی میں دبا دینے چاہییں۔ ناخُن تراشنے کے بعد اُنگلیوں کے پورے دھو لیجیے۔

ناخُن تراشنے کا طریقہ :

- ناخُن تراشنے سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ لیجیے۔
- سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے ناخُن تراشنا شروع کیجیے اور ترتیب وار چھوٹی اُنگلی تک ناخُن تراش لیجیے ، مگر انگوٹھا چھوڑ دیجیے۔
- اب اُلٹے ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت تمام ناخُن تراش لیجیے۔
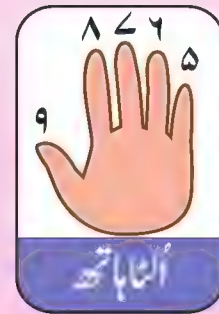
- آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن بھی تراش لیجیے۔
- پاؤں کے ناخُن تراشتے وقت سیدھے پاؤں کی چھوٹی اُنگلی سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے تک تمام ناخُن تراش لیجیے۔
- پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھوٹی اُنگلی تک تمام ناخُن تراش لیجیے۔

الفاظ	نَفاسَت	تراشنا
معانی	پاکیزگی	کاٹنا

کیا آپ جانتے ہیں؟

جُمعہ کے دِن غُسل کرنا، صاف کپڑے پہننا، ناخُن تراشنا اور خوشبو لگانا سُنّت مُبارکہ ہے۔

یاد رکھنے کی باتیں

- پاک و صاف رہنا اور صاف سُتھرا لباس پہننا سُنّتِ مُبارکہ ہے۔
- خوشبو اور سُرمہ لگانا ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتِ مُبارکہ ہے۔
- بالوں میں تیل لگا کر کنگھا کرنا چاہیے۔
- سوتے وقت سُرمہ لگانا اور ہر جُمعے کے دن ناخن تراشنا سُنّتِ مُبارکہ ہے۔
- ناخُن تراشنے یا بال وغیرہ کاٹنے کے بعد مٹّی میں دبا دینے چاہییں۔

رہنمائے اساتذہ

١. طلبہ/طالبات کو جسمانی صفائی سُتھرائی کے آداب سکھایئے۔
٢. طلبہ/طالبات کو سُرمہ لگانے اور ناخن تراشنے کا سُنّت طریقہ عملی طور پر سکھایئے۔
٣. طلبہ/طالبات کو آئینہ دیکھنے کی دُعا یاد کروایئے۔
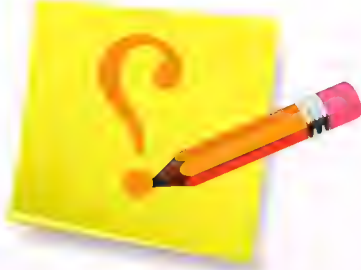
سوال نمبر۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ صاف سُتھرا رہنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

ب - سُرمہ لگانے کا سُنّت طریقہ کیا ہے؟

ج - مرد و عورت کو کیسی خوشبو استعمال کرنے کی اجازت ہے؟

سوال نمبر۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

پورے	سُرمہ	سُنّت	مٹّی	خوشبو

الف۔ ناخن تراشنا نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی علَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی __________ مُبارکہ ہے۔

ب - ناخن تراشنے یا بال وغیرہ کاٹنے کے بعد __________ میں دبا دینے چاہییں۔

ج - ناخن تراش لینے کے بعد اُنگلیوں کے __________ دھو لینے چاہییں۔

د - نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی علَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو __________ بے حد پسند تھی۔

ہ - سوتے وقت __________ لگانا سُنّتِ مبارکہ ہے۔
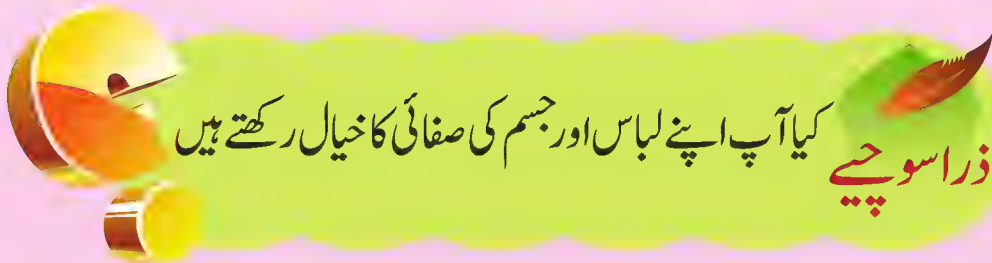
باب ششم
مشاہیر اسلام

حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام

تدریسی مقاصد

- حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں آگاہی فراہم کرنا۔
- نیکی کی دعوت کا جذبہ پیدا کرنا۔

حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے والد کا نام ''تارخ'' ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ''خُلیل اللہ'' بھی کہتے ہیں۔ خُلیل اللہ کا مطلب ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دوست۔ جس زمانے میں حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پیدا ہوئے اُس زمانے کے لوگ ستاروں اور بُتوں کی پُوجا کرتے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا چچا ''آزر'' بُت بناتا تھا۔ حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم پر اُن لوگوں کو بُتوں کی پُوجا سے روکتے اور اُنھیں ایک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کا حُکم دیتے۔

اُس وقت کا بادشاہ نمرود تھا۔ ایک دن حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے نمرود کو اسلام کی دعوت پیش کی مگر اُس نے ''خُدا'' ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا خدا تو وہ ہے، جو سُورج کو مشرق سے نکالتا ہے۔ اگر تُو خُدا ہے، تو ذرا ایک دن سُورج کو مغرب سے نکال کر دکھادے۔ یہ سُن کر نمرود شرمندہ ہو گیا اور کچھ بھی نہ بول سکا۔

حضرت سیّدُ نا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف بلاتے، رہے مگر وہ لوگ بُت پرستی سے باز نہ آئے بلکہ اُنھوں نے حضرت سیّدُ نا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو سخت سزا دینے کا فیصلہ کیا۔ اُن لوگوں نے بہت ساری لکڑیاں جمع کر کے آگ جلائی اور حضرت سیّدُ نا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو اُس آگ میں ڈال دیا۔

وہ لوگ سمجھ رہے تھے کہ حضرت سیّدُ نا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام جل کر راکھ ہو جائیں گے، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے آگ نے حضرت سیّدُ نا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو کچھ نقصان نہ پہنچایا اور حضرت سیّدُ نا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام زندہ سلامت نکل آئے۔

اِس واقعے کے بعد حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اپنے گھر والوں کے ساتھ وہاں سے ہجرت کر کے ملکِ شام تشریف لے گئے۔ جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو بہت ہی پیارا بیٹا عطا فرمایا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُن کا نام اسمٰعیل رکھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیّدُنا اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو بھی نبوّت عطا فرمائی۔ ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ حضرت سیّدُنا اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام اور اُن کی والدہ کو پہاڑیوں والی زمین پر چھوڑ آئیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اُن دونوں کو صفا و مروہ نامی دو پہاڑیوں کے قریب چھوڑ آئے۔ حضرت سیِّدَتُنا ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس کچھ کھجوریں اور پانی موجود تھا۔ جب یہ کھجوریں اور پانی ختم ہوگیا تو حضرت سیِّدَتُنا ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پانی تلاش کرنے لگیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کبھی صفا پہاڑی کی طرف تشریف لاتیں، تو کبھی مروہ کی طرف۔ اس طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے دونوں پہاڑیوں کے درمیان سات چکر لگائے۔ مگر پانی کا نام و نشان تک نہ ملا۔ اُدھر حضرت سیِّدُنا اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام پیاس کی شدّت سے مچل رہے تھے۔ اِس دوران روتے ہوئے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاؤں کی مُبارک ایڑیاں بار بار زمین پر لگ رہی تھیں۔ وہ زمین جس جگہ حضرت سیِّدُنا اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی ایڑیاں لگی تھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس جگہ سے پانی کا ایک چشمہ جاری فرمادیا۔ چشمے کا پانی خُوب بہنے لگا۔ حضرت سیِّدَتُنا ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پانی کو رُکنے کا حکم دیا اور فرمایا "زَم زَم" یعنی رُک جا رُک جا۔ اُسی وقت سے اُس پانی کا نام " آبِ زَم زَم" پڑ گیا۔

ایک دن حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے خواب دیکھا کہ وہ اپنے پیارے بیٹے حضرت سیِّدُنا اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قربان کررہے ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ خواب اپنے بیٹے کو سُنایا، تو حضرت سیِّدُنا اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام،

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم پر قربان ہونے کے لیے فوراً تیار ہو گئے۔ حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اپنے بیٹے حضرت سیّدُنا اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو لے کر ایک میدان کی طرف چلے تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حُکم پورا کر سکیں۔ قریب تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم پر عمل کرتے ہوئے آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنے بیٹے کو راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں قُربان کر دیتے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ندا آئی اے ابراہیم ! بے شک تُم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنّت سے ایک مینڈھا زمین پر بھیجا، جسے حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے قُربان کر دیا۔

کچھ دنوں بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم پر حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے خانۂ کعبہ کی تعمیر کا اِرادہ فرمایا، خانہ کعبہ کو سب سے پہلے فرشتوں نے تعمیر کیا تھا۔ پھر حضرت سیّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کی تعمیر فرمائی۔ اب حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو اس کی تعمیر کا حکم ہوا تھا۔ حضرت سیّدُنا اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام پتھر اُٹھا کر لاتے اور حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام یہ پتّھر دیوار میں لگاتے اِس طرح دونوں حضرات قدسیہ کے مُبارک ہاتھوں سے خانۂ کعبہ پھر سے تعمیر ہو گیا۔

الفاظ	پُوجا	بُت
معانی	عبادت	وہ صورت جو پتّھر، مٹّی یا لکڑی وغیرہ سے بنائی جائے
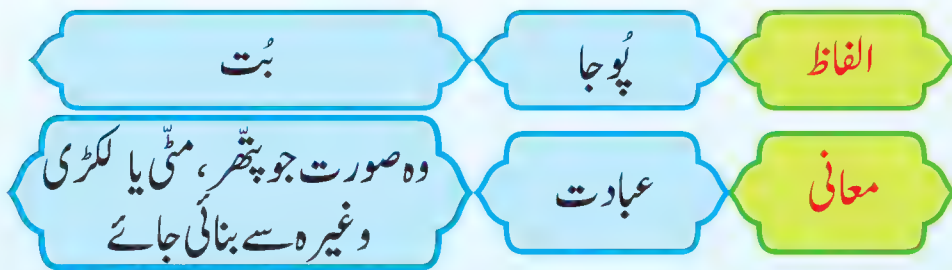
رہنمائے اساتذہ

① طلبہ / طالبات کو حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا نام اور، لقب یاد کرائیے۔

② طلبہ / طالبات کو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی سیرت کے ذریعے حق پر قائم رہنے اور مصیبتوں پر صبر کا درس دیجیے۔

③ طلبہ / طالبات کو بتائیے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے قدموں سے جاری ہونے والے پانی یعنی "آبِ زَم زَم شریف" میں شفاء رکھ دی ہے۔

④ طلبہ / طالبات کو بتائیے کہ حج کے دوران صفا و مروہ کے درمیان حضرت سیّدَتُنا ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے سات چکر کی یاد میں سَعی کی جاتی ہے اور ہر سال مسلمان عیدالاضحیٰ کے موقع پر حضرت سیّدُنا ابراہیم اور حضرت سیّدُنا اسمٰعیل عَلَیْہِمَا السَّلَام کی یاد میں قربانی کرتے ہیں۔

یاد رکھنے کی باتیں

- حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت سیّدُنا اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی ہیں۔
- اُس زمانے کے لوگ بُتوں اور ستاروں کی پُوجا کرتے تھے۔
- حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کو بُتوں کی پُوجا سے روکا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کا حکم دیا۔
- حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی نافرمان قوم نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو آگ میں ڈال دیا تھا۔
- آبِ زَم زَم حضرت سیّدُنا اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے قدموں سے جاری ہوا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور آپ کے پیارے بیٹے حضرت سیّدُنا اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے خانۂ کعبہ کی تعمیر فرمائی اور اُنھوں نے ہی مکۂ مکرمہ کو آباد کیا۔

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کون ہیں؟

ب ۔ خُلیل اللہ کے کیا معنیٰ ہیں؟

ج ۔ حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے نمرود سے کیا ارشاد فرمایا؟

د ۔ آبِ زَم زَم کیسے جاری ہوا؟

ہ ۔ حضرت سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام ہجرت کے بعد کہاں تشریف لے گئے؟

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

لقب	بُت	ہاجرہ	نمرُود

الف۔ خُلیل اللہ حضرت سیّدُنا ابراہیم علیہ السّلام کا ____________ ہے۔

ب ۔ حضرت سیّدُنا ابراہیم علیہ السّلام کے دور میں ____________ بادشاہ حُکومت کرتا تھا۔

ج ۔ آپ علیہ السّلام کا چچا آزر ____________ بنایا کرتا تھا۔

د ۔ حضرت سیّدُنا اسمٰعیل علیہ السّلام کی والدہ کا نام ____________ ہے۔

سوال نمبر ۳: درست جواب پر نشان لگائیے۔

الف۔ حضرت سیّدُنا ابراہیم علیہ السّلام نے اپنے بیٹے اور اُن کی والدہ کو کہاں چھوڑا؟

- کھیتوں والی زمین پر ☐
- پہاڑیوں والی زمین پر ☐
- پانی والی زمین پر ☐

ب ۔ نمرود کون تھا؟

- وزیر ☐
- بادشاہ ☐
- نوکر ☐

ج ۔ آبِ زَم زَم کس کا نام ہے؟

- چشمے کا ☐
- ندّی کا ☐
- وادی کا ☐

د ۔ حضرت سیّدَتُنا ہاجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے کہاں سات چکر لگائے؟

- خانہ کعبہ کے گرد ☐
- ریگستان پر ☐
- صفا و مروہ کے درمیان ☐

حضرت سیّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

تدریسی مقاصد

- حضرت سیّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت کے چند نمایاں پہلو بیان کرنا۔

حضرت سیّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے صحابی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام عمر بن خطاب اور لقب فاروقِ اعظم ہے۔ جب نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسلام کی دعوت دینا شروع کی، تو اہلِ مکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مخالف ہو گئے۔ حضرت سیّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے۔ ایک دن ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا فرمائی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ عمر بن خطاب کو اسلام کی دولت عطا فرما۔ چنانچہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعا قبول ہوئی اور حضرت سیّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایمان لے آئے۔

واقعہ کچھ یوں ہے کہ ایک دِن حضرت سیّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قتل کرنے کے ارادے سے چلے۔ راستے میں کسی نے خبر دی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بہن اور بہنوئی مُسلمان

ہو چکے ہیں، یہ سُن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی بہن کے گھر پہنچے وہ قرآنِ مجید کی تِلاوت کر رہی تھیں۔ حضرت سیّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُن سے کہا: مجھے بھی دکھاؤ تم کیا پڑھ رہی تھیں۔ اُنھوں نے کہا: اِس کتاب کو صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پاکی حاصل کی اور قرآن مجید ہاتھ میں لے کر پڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی چند آیات ہی پڑھی تھیں کہ دل میں ہلچل پیدا ہو گئی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بے تابانہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر مُسلمان ہو گئے۔

حضرت سیّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کلمہ پڑھنے پر مُسلمان بہت خوش ہوئے۔ آپ کے ذریعے دینِ اسلام کو بہت زیادہ تقویت ملی۔ مُسلمان اِس سے پہلے چُھپ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِیمان لانے کے بعد سب نے خانۂ کعبہ میں جا کر نماز ادا کی۔ مسلمان کُھلّم کُھلّا دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے لگے۔ کُفّار آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نام سے ہی کانپتے تھے۔ ایمان لانے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اکثر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہتے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کُفّار کے ساتھ ہونے والی کئی جنگوں میں حصّہ لیا اور مُسلمانوں کو فتح سے ہمکنار کیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مقام بہت بُلند ہے۔
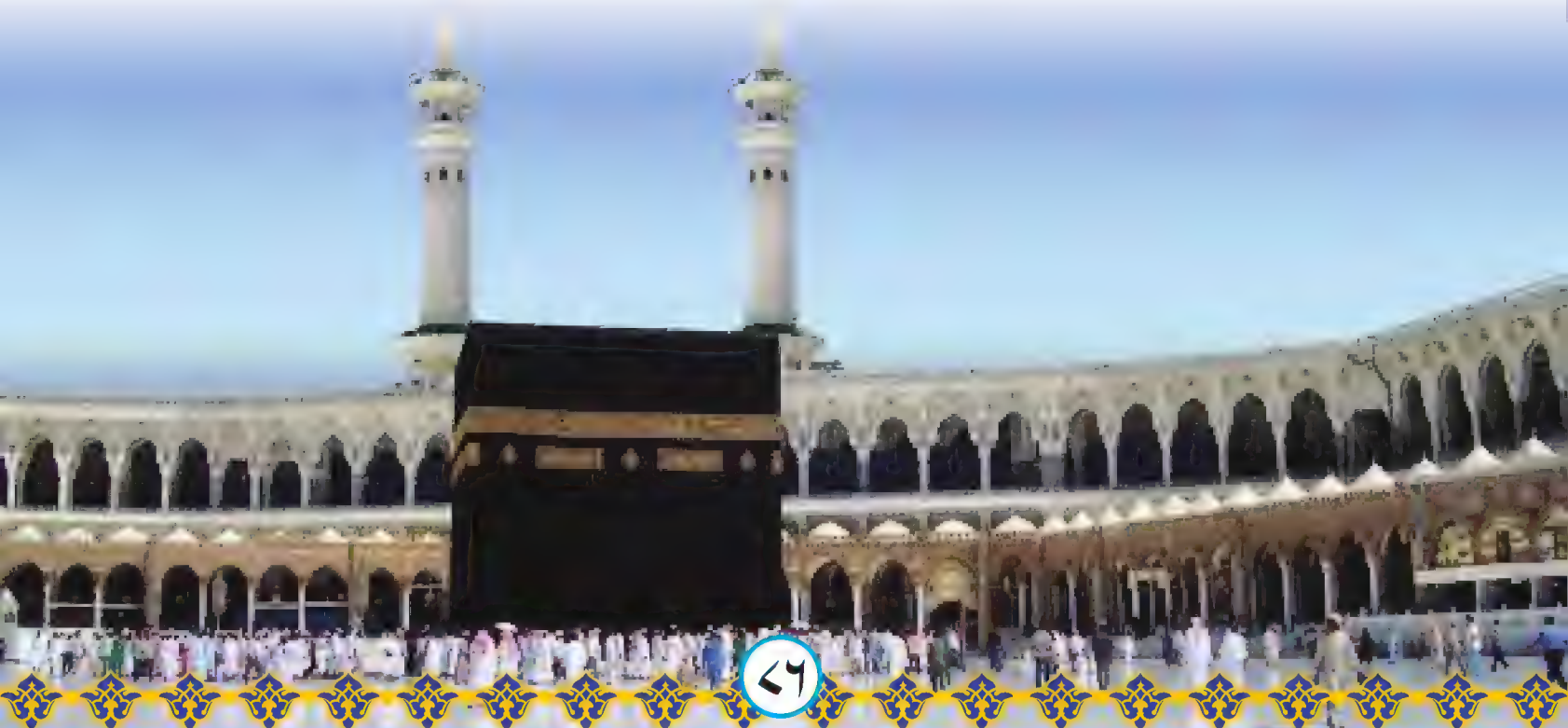
نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''جس نے عمر سے دُشمنی کی، اُس نے مجھ سے دُشمنی کی، جس نے عمر سے محبّت کی، اُس نے مجھ سے محبّت کی''۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مُسلمانوں کے دوسرے خلیفہ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دس سال سے زیادہ خِلافت کی ذمّہ داریاں سنبھالیں اور خُوب دین کی خدمت کی۔ 26 ذوالحجہ 23 ھ کو فجر کی نماز کے دوران ایک مجوسی غلام ابُولُؤلُؤ فیروز نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خنجر مار کر زخمی کر دیا۔ تین دن بعد اِسی زخم کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شہید ہو گئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قبرِ مُبارک گنبدِ خضریٰ کے سائے میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور حضرت سیّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قبرِ مُبارک کے ساتھ ہے۔

الفاظ	بہنوئی	فتح	تقویت	ہمکنار
معانی	بہن کا شوہر	کامیابی	مضبوطی	دلانا

رہنمائے اساتذہ

① طلبہ/طالبات کو حضرت سیّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ایمان لانے کا واقعہ سُنا کر نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعا کا اثر بتائیے۔

② طلبہ/طالبات کو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے محبّت کا درس دیجیے۔

یاد رکھنے کی باتیں

- ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سیّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مُسلمان ہونے کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا فرمائی تھی۔
- حضرت سیّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مُسلمانوں کے دُوسرے خلیفہ ہیں۔
- آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دس سال سے زیادہ خِلافت کے منصب پر فائز رہے۔
- آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قبرِ مبارک گنبد خضریٰ کے سائے میں ہے۔

جو مُسلمان ایمان کی حالت میں حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ملاقات سے سرفراز ہوئے اور ایمان ہی پر اُن کا خاتمہ ہوا، اُن خوش نصیب مُسلمانوں کو "صحابی" کہتے ہیں۔

مشق

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ حضرت سیّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کون ہیں؟

ب ۔ حضرت سیّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِیمان لانے کا واقعہ بتائیے۔

ج ۔ حضرت سیّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کتنے سال خلیفہ رہے؟

د ۔ حضرت سیّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ایمان لانے سے اسلام کو کیا فائدہ پہنچا؟

ہ ۔ حضرت سیّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کس طرح شہید ہوئے؟

سوال نمبر ۲: مختصر جواب دیجیے۔

الف۔ حضرت سیّدُنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کا لقب کیا ہے؟

ب ۔ حضرت سیّدُنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کو کس نے زخمی کیا؟

ج ۔ حضرت سیّدُنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی قبرِ مُبارک کہاں ہے؟

سوال نمبر ۳: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

دس سال | پاک لوگ | فاروقِ اعظم | دوسرے | خانۂ کعبہ

الف۔ حضرت سیّدُنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کا لقب ________ ہے۔

ب ۔ حضرت سیّدُنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کی بہن نے کہا اِس کتاب کو صرف ________ ہی چھو سکتے ہیں۔

ج ۔ حضرت سیّدُنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ مسلمانوں کے ________ خلیفہ ہیں۔

د ۔ حضرت سیّدُنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے ________ سے زیادہ خلافت کی ذمّہ داریاں سنبھالیں۔

ہ ۔ حضرت سیّدُنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے ایمان لانے کے بعد سب نے ________ میں جا کر نماز ادا فرمائی۔

سرگرمی

حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے بارے میں سبق میں دی گئی حدیث مبارکہ چارٹ پیپر پر لکھیے۔

سوچ کر بتایئے

گُنبد خضریٰ کہاں ہے؟ مُسلمانوں کے پہلے خلیفہ کون تھے؟

ماخذ و مراجع

القرآن الکریم

تفسیر خزائن العرفان

ترجمہ کنزالعرفان

بخاری شریف

مسلم

ترمذی

سنن ابن ماجہ

مستدرک للحاکم

معجم کبیر

المعجم الاوسط

مرآۃ المناجیح

جنتی زیور

نماز کے احکام

عجائب القرآن مع غرائب القرآن

سیرت مصطفٰی

سوانح کربلا

شفا شریف

سُنّتیں اور آداب

جنت میں لے جانے والے اعمال